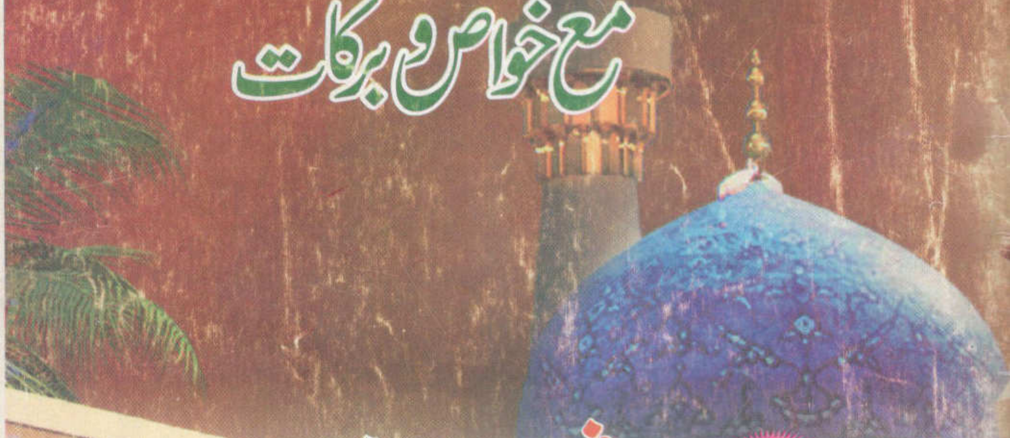
إِنْ أَوْلِيَآؤُهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُتَّقُونَ

اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں

(الانفال:34)

قصیدۂ غوثیہ

مع خواص و برکات



از قلم

دنیائے اسلام کے عظیم مصنف مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحاج المفتی پیر محمد فیض احمد رحمۃ اللہ علیہ اُویسی محدث بہاولپوری

آرائش و تحسین

صاحبزادہ محمد ریاض احمد اُویسی قادری

ناشر

مرکز فیض ملت جامع مسجد سیرانی بہاولپور پاکستان

0312-9684391

اہتمام طباعت محمد کوکب اُویسی، محمد قراء یعینن اُویسی

قصیدہ غوثیہ

مع

خواص وبرکات

تصنیفِ لطیف

حضور فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان، صاحبِ تصانیف کثیرہ،
شیخ التفسیر والحدیث، خلیفہ مفتیٔ اعظم ہند، ابوالمفتیان
الحافظ القاری الحاج پیر مفتی
ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مرکز فیض ملت جامع مسجد سیرانی بہاولپور، پاکستان

تمنائے فریدی

فقیر محمد رضا فریدی کو یہ سعادت اللہ کریم کی طرف سے عطا ہوئی ہے کہ وہ بزرگوں کی خدمت شروع دن سے تا حال کرتا آیا ہے۔ میرا سرمایہ ان بزرگوں کی دعائیں ہیں۔

حضرت سرتاج العلماء، استاذ الاساتذہ، مجسم فیض رضا، سرکار محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت کسی ایسے تعارف کی محتاج نہیں کہ جس کے لئے مجھے قلم اُٹھانا پڑے، اللہ کریم ان کا وجود سلامت رکھے۔ آمین

دلائل الخیرات شریف کو چھوٹے سائز میں چھپوانے کے بعد میرے دل میں یہ تمنا تھی کہ ''قصیدہ غوثیہ شریف'' جس کی ترکیب قرأت اور طریقۂ ورد کے ساتھ ساتھ حالاتِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہوں، شائع کروادوں۔

میری مراد مجھے مسجد نبوی شریف میں اس طرح ملی کہ حضرت قبلہ اُویسی صاحب نے مجھے دلائل الخیرات شریف اور دعائے حزب البحر شریف کے ساتھ قصیدہ غوثیہ شریف تینوں کو طبع کروانے کا خیال ظاہر فرمایا۔

الحمدللہ گذشتہ دونوں برکات سمیٹ چکا ہوں اور یہ تیسری برکت یعنی قصیدۂ غوثیہ شریف کی برکت بھی میری جانب سمٹ سمٹ کر میری روح کو مسرور کرتی ہوئی پریس میں جارہی ہے۔

اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مجھے اسی طرح اپنی یاد میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں اور اپنے پیارے بندوں کی یاد میں زندگی کی مصروفیات ایسی عطا فرمائے کہ میں ہر پریشانی سے دور ہوجاؤں۔ آمین

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

اللہ کریم کے حضور شکر گزار

فقیر الحاج محمد رضا فریدی (امریکہ)

پہچانِ اُویسی

ازقلم: پیر سیّد محمد عارف شاہ اُویسی نقشبندی
فارغ التحصیل جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور
خطیب جامع مسجد اقصیٰ، بلال ٹاؤن، نارتھ کراچی

فیض مجسم فیض رضا فیض احمد اُویسی ہیں
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلسنّت پر عطا فیض احمد اُویسی ہیں

میرے رہبر ورہنما، استاذی المعظم حضرت، سراپا خیر وبرکت، سرکار حضرت علامہ حافظ القرآن وحافظ الحدیث محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم العالیہ ایک ایسی بزم ہیں کہ فرد کی صورت میں ہیں اور ایک ایسے فردِ جلیل ہیں جو اپنے اندر تحریک، بزم، محفل اور انجمن سجائے پھر رہے ہیں۔

اگر کسی نے بیک وقت ایسی شخصیت کو دیکھنا ہو کہ عالم بھی ہو، باعمل بھی ہو تو قبلہ اُویسی سرکار کو دیکھے، اگر وہ چاہتا ہو کہ میں ایک بڑے فقیہہ کو ایک کامل عاشق کو ایک روپ میں دیکھنا چاہتا ہوں تو وہ بھی قبلہ اُویسی کو دیکھ لے، اگر کوئی یہ تمنا رکھتا ہو کہ وہ بیک وقت ایک اعلیٰ ترین مدرس، معلم، مفسر اور محدث کے ساتھ ساتھ ایک بہترین واعظ، سحر بیان مبلغ، جادو اثر خطیب کو ایک وجود میں دیکھے تو وہ بھی قبلہ اُویسی سرکار کو دیکھ لے۔

اگر کسی کی خواہش ہو کہ میں بیک وقت ایک ایسے باپ کو دیکھنا چاہتا ہوں اور ایک ایسے استاد کو دیکھنا چاہتا ہوں جو اپنے بچوں کا استاد ہو اور جو خود بھی حافظ ہو،

اس کے بچے بھی حافظ قرآن ہوں تو وہ بھی درویشِ وقت حافظِ قرآن سرکار قبلہ اُویسی صاحب کو دیکھ لے۔

آپ بھی حافظِ قرآن سارا گھرانہ حافظِ قرآن، اگر کوئی کسی ایسے شب زندہ دار عابد کو دیکھنا چاہتا ہو جو دن کو مجاہد کے روپ میں بھی نظر آئے، رات کو مصلیٰ پر سجدہ ریز دکھائی دے وہ بھی قبلہ اُویسی سرکار کو دیکھ لے، قبلہ اُویسی سرکار کو دیکھو مناظرے کے شہسوار ہیں، کئی نجدی، وہابی، اہلحدیث، دیوبندی اور بے ادب گستاخ ٹولے کے بڑے بڑے جبالِ علوم کو شکست فاش دے چکے ہیں۔

قبلہ اُویسی کے قلم کی تلوار گستاخوں پر اس طرح کاٹ دار حملہ کرتی ہے جس طرح اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قلم بے دینوں کے دل جلا کے رکھ دیتا ہے۔

مصنفِ اعظم

اہلسنّت وجماعت چونکہ سوادِ اعظم ہیں لہٰذا ان کو اسی وجہ سے غوث بھی غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملا ہے، ہمارا نبی رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، ہمارا قرآن کتابِ اعظم ہے۔الحمدللہ ان کی برکت سے ہمارے قبلہ اُویسی صاحب اس دور کے مصنف اعظم ہیں۔

کراچی پاکستان کے ایک عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ اُویسی سرکار کے خلیفہ جناب الحاج محمد مقصود حسین اُویسی نے سرکار قبلہ اُویسی صاحب مدظلہ العالی کی تصنیفات یعنی آپ کی کتابوں کی فہرست کی پہلی جلد طبع کروائی ہے، اس کا نام ہے ''علم کے موتی'' اس کتاب علم کے موتی میں اس تصنیف قصیدۂ غوثیہ کا نمبر ایک ہزار چھ سوستانوے ہے۔علم کے موتی کی اس پہلی جلد میں قبلہ اُویسی سرکار کی دو ہزار سے زائد

کتابوں کے نام آسکے ہیں۔اس کتابوں کی فہرست کے پورے ایک سو پچاس کے قریب صفحات ہیں ،یعنی بھی ایک الگ کتاب ہے،ابھی دوسری جلد آئے گی توپھر ماشاءاللہ نور ہی نور ہوجائے گا، مجھے کہنے دیجئے

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تھکتا نہیں اے اُویسی یہ قلم تیرا
دین تیرا دنیا تیری اب ہوگیا موجود یہ عدم تیرا
فیض رضا نے آپ کو مجسم فیض رضا کیا
اہلسنّت خود ہی رکھیں گے اب یہ بھرم تیرا

بھاولپور کی عزت

بہاولپور پاکستان کا ایک ایسا شہر ہے جسے عزت واحترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔سچ پوچھوتو اس شہر کی عزت، اس شہر کی رونق اور اس شہر کی شہرت ہی قبلہ اُویسی سرکار کے دم سے ہے۔

قصیدۂ غوثیہ

یہ کتاب جو کہ دراصل حضرت پیر پیراں ،میر میراں ،خواجۂ خواجگاں ،سرکار سیّد پیر عبدالقادر جیلانی غوثِ اعظم کا ایک قصیدہ ہے، یہ اس کے خواص اور پڑھنے کی ترکیب پر مشتمل ہے، اصل کیف تو مطالعہ کرنے پر ملے گا۔

حضرت سرکار قبلہ اُویسی صاحب نے مدینہ شریف میں الحاج محمد رضا فریدی صاحب آستانہ عالیہ فریدیہ امریکہ سے اس کی طباعت کا ذکر فرمایا چنانچہ انہوں نے اس کی طباعت کا اہتمام فرمادیا۔وہ ایسے نیک کاموں کی تلاش میں رہتے ہیں۔جناب محمد مسلم فریدی صاحب کے ذریعے مجھے یہ حکم پہنچا میں فوراً ہی سب مصروفیات چھوڑ

کرتیار ہو گیا۔

الحمدللہ اس کی پروف ریڈنگ کی ہے۔کوشش تو اپنی جانب سے بساط بھر ہی کر سکے ہیں مگر پھر بھی کہیں غلطی یا سہو نظر آئے تو محض میرا قصور سمجھتے ہوئے مطلع فرمائیے گا،شکر گزار رہوں گا۔

دعا کا طلبگار

فقط

ایک سیّد زادہ

آستانہ عالیہ حویلیاں شریف،صوبہ سرحد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

❁ اجازت نامہ ❁

فقیر محمد فیض احمد اُویسی عرض کرتا ہے کہ قصیدہ غوثیہ شریف کو بطورِ ورد پڑھنے کی اجازت مجھے حضرت خواجہ محمد سلطان بالا دین اُویسی رحمۃ اللہ علیہ نے خود عطا فرمائی تھی اور اپنے خصوصی خادم مولوی محمد بخش مرحوم سے قصیدہ غوثیہ شریف لکھوا کر بھی عطا فرمایا۔ الحمد للہ اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی یہ خصوصی توجہات ہمہ دم فقیر کے ساتھ رہتی ہیں۔

فیضِ رضا

قصیدہ غوثیہ شریف کی اجازت فقیر محمد فیض احمد اُویسی غفرلہ کو اعلیٰ حضرت، مجددِ دین وملت، امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کے فرزندارجمند مفتیٔ اعظم ہند علامہ امام مصطفی رضا خان قدس سرہ العزیز نے بھی اپنے خصوصی شفقت اور کمال محبت سے عطا فرمائی۔ یوں فیضِ رضا بھی ملا، فیضِ قادریت بھی ملا۔ (الحمد للہ)

اجازت نامہ

فقیر محمد فیض احمد اُویسی تمام اہلسنّت برادری کو قصیدہ غوثیہ شریف پڑھنے، ورد کرنے اور یاد کر کے اس فیض غوثیت مآب و اس فیض رضا کو آگے پھیلانے کی اجازت عام دیتا ہے۔ اللہ کریم ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ابوالصالح فقیر محمد فیض احمد اُویسی

جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور

طریقۂ ورد

یہ مبارک قصیدہ اپنے اندر بے شمار خواص رکھتا ہے اس کے اندر بیشمار خوبیاں ہیں اور بے مثال نتائج اس کے عامل کو نصیب ہوتے ہیں۔

پورے قصیدۂ مبارکہ کو ورد میں رکھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے آپ روزانہ عصر کی نماز کے بعد تین بار پڑھیں اور اگر ایسا نہ کرسکیں تو پھر روزانہ جس وقت بھی چاہیں ایک بار پڑھیں۔

اس مبارک قصیدے کی ہر سطر، ہر شعر اور ہر جملہ کمال سے کمال خاصیتوں اور برکات کا حامل ہے۔اس کا اظہار اپنے مناسب مقام پر آئے گا۔سردست پورے قصیدے کو پڑھنے کا طریقۂ ورد درج کیا گیا ہے۔ترجمے پر بھی نظر رکھیں، سمجھ کر پڑھیں، اوّل وآخر درود شریف ضرور پڑھیں، خوشبو لگائیں تو زیادہ بہتر ہے۔اگر اپنا منہ قبلہ شریف کی طرف رکھیں تو بہت اچھا البتہ بغداد شریف اور مدینہ شریف کی طرف بھی چہرے کا رُخ کرسکتے ہیں

تجلا تیری ذات کا سُو بسو ہے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین خالق السموات والارضین والصلوٰۃ والسلام علیٰ من کان نبینا وآدم بین الماء والطین وعلیٰ آلہٖ الطیبین واصحابہ الطاہرین واولیآء اُمتہ الکاملین وعلماء امتہ اجمعین لا سیما غوثنا وغوث العالمین اعنی الشیخ السید ابی محمد محی الدین عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ

امابعد! پیر طریقت، خسرو ثانی، فنافی الشیخ، عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الحاج محمد رضا فریدی مدظلہ العالی آف کراچی باب المدینہ نے میرے ساتھ مسجد نبوی میں اعتکاف کے دوران وعدہ فرمایا کہ دلائل الخیرات شریف کے بعد حزب البحر شریف شائع فرمائیں گے، یہ واقعہ ۱۴۲۷ھ شریف کا ہے۔

الحمدللہ اُنہوں نے وعدے کا ایفا فرمایا اور بہترین طباعت سے مزین فرمایا اور پھر اسے مفت تقسیم فرمایا، اللہ تعالیٰ اس کی ان کو جزا دے۔ آمین

اب ان کی خواہش تھی کہ قصیدہ غوثیہ شریف کو خواص و برکات کے ہمراہ شائع کیا جائے تو فقیر نے اسے بھی باللہ التوفیق مکمل کر دیا۔ الحمدللہ ترجمہ بھی ہے، خواص وبرکات بھی اور ان سب سے پہلے آپ سیرتِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کا مطالعہ فرمائیے، اللہ کریم قبول فرمائے۔ آمین

سیرتِ مبارکہ حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

غوثِ اعظم درمیانِ اولیاء
چوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان انبیاء علیہم السلام (۱)

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

تعارف

آپ کا اسمِ گرامی عبدالقادر ہے، آپ کی کنیت ابو محمد ہے۔ آپ حسباً نسباً حسنی حسینی ''سیّد'' ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب اپنے والد محترم کی طرف سے گیارہویں پشت میں سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور والدہ ماجدہ کی طرف سے پندرہویں پشت میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔

نسب نامہ پدری

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی اور نسب یہ ہے

أبي صالح موسیٰ بن أبي عبداللہ بن یحییٰ الزاھد بن محمد بن داود بن موسیٰ بن عبداللہ بن موسیٰ الجون ا بن عبداللہ (المحض) بن الحسن المثنیٰ بن حسن بن علی بن أبي طالب رضی اللہ عنھم (صفحہ۱۷)

(۱) غوثِ اعظم کا رتبہ اولیا کرام رحمہم اللہ کے درمیان ایسا ہی ہے جیسا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رتبہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے درمیان ہے۔

نسب نامۂ مادری

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم شریف فاطمہ کنیت ابوالخیر ہے، یہ حضرت سیّد عبداللہ صومعی زاہد کی صاحبزادی ہیں۔

عبداللہ الصومعی الزاہد بن سیّد ابو جمال بن سیّد محمد بن سیّد محمود بن سیّد ابوالعطا عبداللہ بن سیّد کمال الدین عیسیٰ بن ابوعلاؤ الدین محمد الجواد بن سیّد علی الرضا بن سیّد موسیٰ کاظم بن امام جعفر صادق بن امام باقر بن امام زین العابدین بن سیّدنا امام حسین بن سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ولادت

آپ کی ولادت ایران کے علاقے گیلان میں یکم رمضان المبارک سنہ ۴۷۰ھ مطابق سنہ ۱۰۷۷ء میں ہوئی۔

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا بیٹا عبدالقادر رمضان میں پیدا ہوا لیکن رمضان میں دن کے وقت اس نے کبھی دودھ نہیں پیا بلکہ شام کو روزہ افطار کے وقت دودھ پیا کرتا تھا اور اس واقعہ کی تمام شہر میں شہرت ہوگئی کہ سادات میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو احترامِ رمضان کے باعث دن کو ماں کا دودھ نہیں پیتا۔ (۲)

آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں دوسرے سال انتیسویں شعبان کو جب ماہِ رمضان المبارک کا چاند نظر نہ آیا تو صبح کو پہلے روزے کی بابت لوگوں کو شک ہوا۔ شہر کے چند معزز حضرات نے میرے گھر کے دروازے پر تشریف لا کر دریافت کیا کہ کیا

(۲) بھجة الاسرار، ذکر نسبه وصفته رضی الله عنه، صفحه ۱۷۲، مؤسسة الشرف لاهور، پاکستان

آپ کو رویتِ ہلال کا علم ہے، کیا آپ کے برخوردار نے آج دن کو دودھ پیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے چاند کے متعلق کوئی علم نہیں البتہ میرے بیٹے عبدالقادر نے آج دودھ نہیں پیا۔ مجھ سے دریافت کرنے کے بعد لوگوں نے اس دن روزہ رکھا اور بعدازاں اس کی تصدیق ہوگئی کہ واقعی رمضان المبارک کی اس دن پہلی تاریخ تھی۔ (۳)

عہد طفولیت وشوقِ علم

ہمیں آپ کے عہد طفولیت کی بعض روایات آپ ہی کی زبان مبارک سے ملتی ہیں کہ جب میں پانچ برس کا ہوا تو جب کبھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو غیب سے یہ ندا میرے کانوں میں آتی

إلیٰ أین یامبارك اے برکت والے ادھر

فرماتے ہیں کہ میں یہ ندائے غیب سن کر فوراً اپنی والدہ صاحبہ کے پاس آکر چھپ جاتا۔ (۴)

آپ نے اپنی ذہانتِ طبعی اور شوقِ علمی کے باعث سب سے پہلے قرآنِ پاک حفظ کیا۔ ابھی آپ دس بارہ سال ہی کے تھے کہ والدمحترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا لیکن آپ نے اسی عمر میں گھریلو ذمہ داریوں کے باوجود قرآنِ مجید حفظ کرنے کے

(۳) بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته رضی الله عنه،صفحه ۱۷۲،مؤسسة الشرف لاهور، باكستان

(۴) بهجة الاسرار، ذكر كلمات أخبر بها عن نفسه محدثاً بنعمة ربه، صفحه ۴۸،مؤسسة الشرف لاهور، باكستان

بعد اپنے وطن میں ہی چند درسی کتابیں پڑھ لیں۔

علم کے سفر کا اشارہ غیبی

ایک دن جب آپ اپنی گائے کو کہیں لے جا رہے تھے تو آپ کو یہ القاء ہوا ''ما لھذا خلقت، ولا بھذا أمرت'' یعنی آپ ان کاموں کے لئے نہیں پیدا کئے گئے ہیں اور نہ ہی ان کاموں کا آپ کو حکم دیا گیا ہے۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس القائے الٰہی پر غور وفکر کرتا ہوا اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو مجھے حاجی لوگ مقامِ عرفات میں نظر آئے اور میں نے تھوڑی ہی دیر میں ایک قافلہ بغداد جاتے دیکھا۔ اس القائے الٰہی اور منظر نے میرے دل پر خاص اثر کیا۔ میں نیچے اتر کر اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے میرے غمگین اور متفکر ہونے کی وجہ دریافت کی۔ میں نے حصولِ علم کی خاطر سفر کی اجازت طلب کی۔ فرماتے ہیں اگرچہ والدہ ماجدہ بہت نحیف وضعیف تھیں اور بظاہر ان کا سوائے میرے کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا لیکن اپنی خدا ترسی اور میری تکمیلِ علومِ دینی کی خاطر انہوں نے مجھے اجازت دے دی اور ساتھ ہی میرے والد صاحب کے ترکہ سے چالیس دینار میری صدری میں سی کر میرے حوالے کر دیئے بقایا چالیس دینار میرے بھائی عبداللہ کا حصہ تھا۔ فرطِ محبت اور چشمِ پُرنم سے مجھے خالقِ حقیقی کے سپرد کر دیا اور فرمایا شاید بیٹا اب قیامت تک ہماری ملاقات نہ ہو لہٰذا میری نصیحت ہے

''بیٹا زندگی بھر کسی حالت میں جھوٹ نہ بولنا''(۵)

(۵) بہجة الاسرار، ذکر طریقه رضی الله عنه، صفحه ۱٦۷و۱٦۸، مؤسسة الشرف لاهور، پاکستان

کرامت

دورانِ سفر ساٹھ رہزنوں کا آپ کے سچ بولنے کی بدولت تائب ہونا اور قافلہ والوں کا لوٹا ہوا سامنا واپس ملنا حضور غوث الاعظم کی مشہور کرامت ہے۔

آپ ۴۸۸ھ مطابق ۱۰۹۲ء میں بغداد پہنچے۔ اِن دنوں بغداد میں ایک بہت بڑی دینی درسگاہ تھی جس میں بڑے بڑے علماء وفضلائے دہر جمع تھے اور دنیا بھر میں اس درسگاہ کی فضیلت وعلمیت کا چرچا تھا۔

شغل وتدریس

تکمیل علومِ دینی کے بعد آپ کے مشفق استاد ابوسعید مبارک ابن علی المخزومی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے ہی مدرسہ میں بحیثیت استاد کے رکھ لیا۔ آپ بوقت صبح اپنے تلامذہ کو تفسیر وحدیث، اخلاقیات، ادب، اُصول، صَرف ونحو کا درس دیتے تھے اور بعد نمازِ ظہر قرآنِ مجید کا ترجمہ، توحید اور قرآن وحدیث سے مسائل استنباط کرنا سکھلاتے اور فتاویٰ کا بھی جواب لکھتے۔ (۶)

۵۲۸ھ میں یہ مدرسہ عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہوکر مدرسہ قادریہ کے نام سے مشہور ہوگیا۔ اس زمانہ میں تمام علماء وفضلا آپ کی قابلیت وذہانت اور جودتِ طبع کے معترف تھے اور آپ تیئس سال تک لوگوں کو اپنے علوم وفیوض سے نوازتے رہے۔

(۶) بہجۃ الاسرار، ذکر علمہ وتسمیۃ بعض شیوخہ رضی اللہ عنہ، صفحہ ۲۲۵، مؤسسۃ الشرف لاھور، پاکستان

سلوک اور مجاھدہ

آپ نے علمِ طریقت حضرت ابوالخیر حماد بن مسلم دباس سے حاصل کیا۔اس زمانے میں حماد بن مسلم علوم وحقائق میں علمائے راسخین میں سے تھے۔مریدوں کی تعلیم وتربیت میں اِن سے بڑھ کر بغداد میں کوئی شیخ نہ تھا اور بغداد کے مشائخ وصوفیہ انہی کے فیض یافتہ تھے۔آپ بغداد میں رہا کرتے تھے۔(۷) آپ کا ۵۲۵ھ میں انتقال ہوا۔

آزمائش وابتلاء

غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ جب میں طلبِ علم کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ فرماتے کہ تو ہمارے پاس کیوں آیا ہے تو فقیہہ ہے،فقہاء کے پاس جا مگر میں خاموش رہتا اور کبھی فرماتے آج ہمارے پاس بہت سی روٹیاں اور فالودہ آیا تھا مگر ہم نے سب کھالیا ہے اور تیرے لئے کچھ نہیں رکھا اور مجھے بڑی اذیت دیتے۔ آپ کے اصحاب بھی اکثر اپنے شیخ کو مجھے اذیت دیتے دیکھا کرتے تھے مجھ سے تعرض کرنے لگے اور کہنے لگے تو فقیہہ ہے، یہاں کیا کرے گا، یہاں کیوں آیا ہے؟ میرے شیخ نے جب یہ معاملہ دیکھا تو فرمایا اے لوگو! تم اسے کیوں اذیت دیتے ہو اللہ کی قسم! تم میں اس جیسا ایک بھی نہیں، میں تو اسے آزمائش کے لئے اذیت دیتا ہوں مگر دیکھتا ہوں کہ یہ ایک پہاڑ ہے جو اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا۔

(۷)بهجة الاسرار، ذکر احترام المشايخ والعلماء وثناءهم عليه، صفحه۲۷۴،مؤسسة الشرف لاهور، باكستان

طریقۂ قادریہ

سلوک میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا طریقہ بلحاظ شدت ولزوم بے نظیر تھا۔ مشائخ زمانہ میں سے کوئی بھی ریاضت میں اِن کی برابری نہیں کرسکتا تھا۔آپ ہمیشہ تفویض وتسلیم،قلب وروح کی موافقت،ظاہروباطن کا اتحاد،ہرحال میں تعلق مع اللہ، کتاب وسنت کوملحوظ رکھتے ۔احکامِ شریعت کی پابندی کرنے اور اسرارِحقیقت کا مشاہدہ کرنے میں مصروف رہتے۔

ریاضت

حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں بفضلِ ایزدی میں اپنے نفس پر غالب تھا، مجھے دنیا کی ہرچیز سے نفرت تھی،نہ اچھا کھانا کھاتا نہ اچھا لباس کی خواہش تھی،نہ اچھے مکان اورراحت وآرام کی تمنا تھی۔صرف یادِالٰہی کی تڑپ دل میں موجزن تھی اورسارا وقت اسی کی یاد میں گزارتا۔

پہلا حج

حضرت غوثِ اعظم نے بغداد سے پہلا حج ۵۰۹ھ ہجری میں کیا۔اس وقت بالکل جوان اورتجرد کی حالت میں تھے۔اِنہی کا قول ہے کہ طواف کی حالت میں مجھ پرانوارِخداوندی اورتجلیاتِ الٰہی کا نزول ہوا۔

باوضورھنا

شیخ ابوعبداللہ بن ابوالفتح ہروی فرماتے ہیں کہ میں نے چالیس سال حضرت شیخ محی الدین عبدالقادرجیلانی کی خدمت کی،اتنے عرصے میں آپ ہمیشہ باوضورہے جب کبھی وضوٹوٹتا اسی وقت دوبارہ وضوکرکے دورکعت نماز پڑھتے۔حتیٰ کہ چالیس

سال تک آپ عشاء ادا کرنے کے بعد رات کے پہلے حصے میں نمازیں پڑھتے، درمیانی حصے میں ذکر الٰہی کرتے اور تیسرے حصے میں کھڑے ہوکر قرآنِ مجید پڑھتے اور فجر کی نماز تک قرآنِ پاک ختم کر لیتے۔ (۸)

غوثِ اعظم کا قدم ہر ولی کی گردن پر

حضور غوثِ اعظم کا قدم ہر ولی کی گردن پر، یہی وہ بحث ہے جس سے غیروں کے نہیں بلکہ اپنوں کے بھی دماغ بھی چکر کھا گئے حالانکہ یہ بحث کسی چکر کے لائق نہ تھی لیکن چکر بازوں نے خوب چکر کھائے۔ اسے بڑی تفصیل کے ساتھ فقیر نے اپنی کتاب ''قدم غوث جلی برگردن ہر ولی'' میں لکھا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں

مجمع الفضائل سے نقل ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب شبِ معراج آسمانوں پر تشریف لے گئے، براق و جبرائیل علیہ السلام رہ گئے، رف رف ایک مسند سی حاضر ہوئی اس نے عرشِ معلیٰ پر پہنچایا، رف رف حقیقت میں جنابِ غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک تھی۔ (۹)

مولوی فیروز الدین اپنی کتاب معجزاتِ نبوت میں یہی لکھتے ہیں اور فرماتے ہیں اس وقت جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا گیا کہ یہ تیرے ایک بیٹے کی روح ہے جو تیری امت میں ایک بہت بڑا ولی ہوگا، اس کا نام عبد القادر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

---

(۸) بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صفحہ ۱۶۴، مؤسسۃ الشرف لاہور، پاکستان

(۹) ملخص تفریح الخاطر، المنقبۃ الاولی فی وضع قدم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحۃ ۸، مطبوعۃ مصر

فرمایا آج میرا قدم جس کی گردن پر آیا ہے تمام اولیاء کی گردن پر اس کا قدم ہوگا۔

تفریح الخاطر مطبوعہ مصر میں ہے کہ بزرگوں نے یہ نقل کیا ہے کہ جنابِ غوث رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب براق اور جبرئیل علیہ السلام رہ گئے وہاں میری روح فیض اور فائدہ لینے کی خاطر پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر براق کی طرح سوار ہوئے، میں قاب قوسین تک لے گیا تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

یا ولدی حدقة عینی قدمی هذه علی رقبتك
وقدماك علی رقاب کُل اولیاء الله تعالٰی (۱۰)

اے میرے بیٹے اور آنکھوں کے نور میرا قدم تیری گردن پر اور تیرے قدم کُل اولیاء کی گردنوں پر ہیں۔

اسی طرح شیخ سیّد نعمت اللہ اور شیخ قاسم السلیمانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم سے منقول ہے کہ جب پیارے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح وہاں پہنچی، بتایا گیا کہ یہ تیرا بیٹا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہوگا اور اس کا نام عبد القادر ہوگا

جعلته محبوبی بعدك وسیکون شانه بین
الاولیآء کشانك بین الانبیآء (۱۲)

---

(۱۰) بهجة الاسرار، ذکر طریقه رضی الله تعالٰی عنه، صفحه ۱۶۴، مؤسسة الشرف لاهور، پاکستان

(۱۱) تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفٰی صلی الله علیه وآله وسلم علی رقبة رضی الله تعالٰی عنه، الصفحة ۸، مطبوعة مصر

(۱۲) تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفٰی صلی الله علیه وآله وسلم علی رقبة رضی الله تعالٰی عنه، الصفحة ۹، مطبوعة مصر

میں نے اسے محبوب بنایا (یعنی اللہ نے) تیرے بعد اور عنقریب اس کی شان اولیاء میں ایسی ہوگی جیسا کہ تیری شان انبیاء میں ہے۔

بعض ساداتِ صوفیہ سے نقل ہے

فأنت محبوبي بل محبوب الله ووارثي من بعدي في مقام ولايتي ومحبوبتي وضعت قدمي هذه على رقبتك وقدماك على رقاب جميع اولياء أمتي (۱۳)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو میرا محبوب ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے اور میرے مقام ولایت کا میرے بعد وارث ہے نیز میرے مقام محبوبیت کا، میں نے تیری گردن پر قدم رکھا، تیرے قدم میری امت کے تمام اولیاء کی گردن پر۔

حضرت شیخ کمال الدین بغدادی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اللطائف اللطیفہ میں لکھا ہے کہ پیارے غوث الاعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی روح پاک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمالِ پاک کا مشاہدہ کرنے کے لئے اپنے مقام سے بلند ہوئی، اس مقام سے کہ جہاں وہ تھی وہ اولیاء کا انتہائی مقام ہے۔ جب جمالِ پاک سے نورانی ہوچکی تو طالب ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ مجھ پر رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے محبوب تیرا ایک بیٹا ہے حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے، عبدالقادر ہے

فليس مثله في مقام الولاية مدينة المعشوقيته ولي هذا محبوب

---

(۱۳) تفريح الخاطر، المنقبة الاولى في وضع قدم المصطفى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على رقبة رضي الله تعالى عنه، الصفحة ۱۰، مطبوعة مصر

ازلی معشوقی مداری [۱۴]

اس کی مثل مقامِ ولایت پر کوئی نہیں اور نہ رتبہ معشوقی پر، یہ میرا ازلی محبوب ہے اور سرمدی معشوق۔

جامع شریعت والحقیقت فرید عصر وحید دہر حضرت شیخ زید بن محمدی الجنیدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب حزر العاشقین میں لکھتے ہیں جس وقت شبِ معراج جبرائیل علیہ السلام بُراق لے کر حاضر ہوئے، براق پر چڑھنے کے لئے جب محبوبِ مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیار ہوئے توقف فرمایا

رکوبہ لحظة لحکمة خفیة ازلیة فظھرت روح الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سیّدی ضع قدمك علی رقبتی وارکب فوضع صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدمہ علی رقبتہ ورکب قال الیٰ آخرہ۔[۱۵]

سوار ہوتے وقت ازلی حکمت کے ماتحت ٹھہر گئے، پس غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح حاضر ہوئی اور کہا سیّدی میری گردن پر قدم مبارک رکھتے ہوئے بُراق پر سوار ہوجایئے، پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی گردن پر قدم رکھا اور سوار ہوئے اور کہا میرا قدم الیٰ آخرہ"

---

(۱۴)تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحة ۱۲، مطبوعة مصر

(۱۵)تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحة ۱۲، مطبوعة مصر

اس کے بعد صاحبِ تفریح الخاطر لکھتے ہیں

ایاك ایاك یاآخی ان تکون من المنکرین عن حضور روحه فی لیلة المعراج (۱۵)

خبردار خبردار اے بھائی معراج میں آپ کی روح کی حاضری سے اِنکار نہ کرنا۔

انتباہ: اس مسئلہ میں پہلے تو منکرین کو انکار تھا اب بعض سلاسل کے بعض ضعیف فی العلم بھی منکر ہو گئے ہیں، اللہ تعالیٰ اِن کو ہدایت بخشے۔ آمین

شاہ ابوالمعالی قدس سرہ

سیّدی ابوالمعالی محمد قدس سرہ اپنی کتاب تحفہ قادریہ میں فرماتے ہیں

از شیخ شهاب الدین سهروردی رضی الله عنه بارها فرموده در مدرسه خود هر ولی بر قدم نبی است و من برقم جد خودم و برنداشت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدمے مگر آنکه نهادم قدم خود بران موضع مگر در اقدام نبوت که راه نیست دراں غیر را در اشعار شریف خود نیز ایں مضمون لطیف را فرموده است "و کل ولی له قدم انی علیٰ قدم النبی بدر الکمال"

ترجمہ: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ بارہا اپنے مدرسہ

(۱۵) تفریح الخاطر، المنقبة الاولی فی وضع قدم المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی رقبة رضی الله تعالیٰ عنه، الصفحة ۱۳، مطبوعة مصر

میں فرماتے تھے کہ غوث پاک کا فرمان ہے کہ ہر ولی کا کسی نبی علیہ السلام کے قدم پر قدم ہے لیکن میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قدم رکھا میں نے بھی وہاں قدم رکھا اور اشعار میں بھی آپ نے یہی مضمون بیان فرمایا کہ

''ہر ولی کا قدم کسی نبی کے قدم پر ہے اور میرا قدم کمالات کے بدر النبی علیہ السلام کے قدم پر ہے''

خواجہ فریدالدین گنج شکر قدس سرہ

حضرت سیّد آدم نقشبندی خلیفہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نکات الاسرار میں فرمایا کہ شیخ العالم شہید المجیب فرید الدین مسعود اجودھنی (بابا گنج شکر) کی مجلس مبارک میں ذکر ''قدمی ھذہ'' نکلا آپ نے فرمایا مسعود اس زمانہ میں ہوتا تو آپ کے اقدام پاک اپنی آنکھوں پر رکھ لیتا کیونکہ ہمارے مرشد خواجہ خواجگاں غریب نواز شیخ الاسلام معین الحق و الدین حسن السنجری اس وقت کے اولیائے واضعین رقاب میں تھا۔ (۱۶)

تحقیق انیق

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی زبانِ اقدس سے نکلے ہوئے یہ الفاظ بحکم الٰہی تھے اسی لئے اولیائے کام کا سر تسلیم خم کرنا بعید از عقل نہیں۔ بعض اہلِ علم نے اختلاف

(۱۶) تفریح الخاطر، المنقبۃ الحادیۃ عشرۃ فی استفاضۃ خواجہ معین الحق والدین الجشتی من الغوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الصفحۃ ۲۶، مطبوعۃ مصر

کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ صرف آپ کے ہم عصر اولیائے کرام کے ساتھ مخصوص تھا کیونکہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام اور امام مہدی بھی تو اولیاء ہیں ان کے لئے سر جھکانا توہین ہے لیکن اکثر اولیائے کرام، مشائخ عظام اور محققین علماء رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے آپ کے معاصرین کے علاوہ جملہ متقدمین ومتاخرین اولیاء کرام شامل ہیں اور اولیاء سے مراد وہ ہیں جو صحابہ کرام واہل بیت وائمہ وغیرہ کے اسماء سے منسوب نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ولی اللہ کو جو نعمت ملتی ہے وہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نصیب ہوتی ہے چنانچہ امام ربانی سیّدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکتوبات شریف میں تصریح فرمائی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے معاصرین سے لے کر ہر زمانے کے مشائخ عظام ومحققین علمائے کرام کے نزدیک یہی مسلم ہے، کسی سے انکار ثابت نہیں۔ جیسا کہ حضرت سیّد آلوسی صاحبِ روح المعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف ''الطراز المذہب'' میں اور علامہ سیّد محمد مکی شیخ الجامعہ زیتونیہ (تیونس) نے اپنی کتاب ''السیف الربانی'' اور علامہ سیّد ظہیر الدین بغدادی نے اپنی تصنیف ''فتح المبین'' میں ودیگر محققین نے اپنی تصانیف میں جملہ متاخرین اور متقدمین اولیائے کرام کا سر تسلیم خم مانا ہے، اسی لئے اب اس میں کسی اہلِ علم کو اختلاف نہیں ہونا چاہیے۔

تفصیل فقیر کی کتاب ''قدم غوث جلی برگردن ہر ولی'' میں ہے۔ نمونہ کے طور پر چند اقوال ملاحظہ ہوں۔

خواجہ بہاؤالدین نقشبند علیہ الرحمہ

خواجہ بہاؤ الدین نقشبند علیہ الرحمہ سے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے قول

''قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله'' کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا گردن تو درکنار آپ کا قدم مبارک ''علی اعینی وعلی بصیرتی'' میری آنکھوں پر ہے۔(۱۷)

شیخ ماجد الکردی علیہ الرحمہ

ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ''قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله'' ارشاد فرمایا تھا

''لم یبق لله فی الأرض فی ذلك الوقت إلا حتی عنقه تواضعاً لله واعترافا بمکانته، ولم یبق ناد من أندیة صالحی الجن فی ذلك الوقت إلا وفیه ذکر ذلك، وقصدته وفود صالحی الجن من جمیع الآفاق مسلمین علیه وتآئبین علی یدیه''(۱۸)

تواس وقت کوئی ولی اللہ زمین پر باقی نہ رہا کہ جس نے تواضع اورآپ کے علومرتبہ کا اعتراف کرتے ہوئے گردن نہ جھکائی ہو اور نہ اس وقت صالح جنات میں سے کوئی ایسی تھی کہ جس میں اس امر کا ذکر نہ ہوا ہو، تمام دنیائے عالم کے صالح جنات کے وفد آپ کے دروازہ پر حاضر تھے ان سب نے آپ کو سلام علیک کا ہدیہ پیش کیا اور سب کے سب آپ کے دست مبارک پر تائب ہو کر واپس پلٹے۔

---

(۱۷) تفریح الخاطر، المنقبة العاشرة فی استفاضة شاہ النقشبندی من الغوث الاعظم فی الرؤیا رضی الله تعالیٰ عنهما، الصفحة ۲۶، مطبوعة مصر

(۱۸) بهجة الاسرار، ذکر إخبار المشایخ بالکشف عن هیئة الحال، صفحه ۲۵، مؤسسة اشرف لاهور، پاکستان

پیر پیراں میر میراں یا شہ جیلاں توئی
انس جان قدسیاں وغوث انس وجان توئی

شیخ ابومدین مغربی علیہ الرحمہ

ایک دن شیخ ابومدین مغربی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے مغرب کے شہر میں اپنی گردن کو نیچے کرتے ہوئے کہا "**اللهم إني أشهدك وأشهد ملائكتك أني سمعت وأطعت**" اے اللہ میں تجھ کو اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا حکم سنا اور اطاعت کی۔

آپ کے مریدین نے آپ سے اِن الفاظ کے کہنے کا سبب پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے آج بغداد شریف میں فرمایا "**قدمی هذه علیٰ رقبة كل ولی الله**" اس کے کچھ عرصہ بعد حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مریدین بغداد شریف سے واپس آئے تو حضرت ابومدین مغربی علیہ الرحمہ نے وہ دن دن اور وقت بتایا جب ابومدین علیہ الرحمہ نے اپنی گردن کو نیچے کیا تھا تو غوث پاک رضی اللہ عنہ کے مریدین نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اسی وقت اسی وقت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بغداد شریف میں "**قدمی هذه علی رقبة كل ولی الله**" کا اعلان فرمایا تھا۔(19)

(19) بهجة الاسرار، ذكر من رحنا رأسه من المشايخ عند ما قال ذلك، صفحه 39، مؤسسة اشرف لاهور، پاکستان
خزينة الاصفياء، حال ابومدين مغربى، جلد اوّل، صفحه 108، ثمر هند لكهنؤ
الفتاوى الحديثية، مطلب: فى قول الشيخ عبدالقادر قدمى هذه على رقبة كل ولى، الصفحة 315، 270، دار المعرفة بيروت

گردن جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

بڑھیا کا بیڑا اور غوثِ اعظم کی کرامت

فقیر کی اس موضوع پر ایک کتاب ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ یہ واقعہ ایسا مخفی نہیں کہ جسے صرف آج کل کے خوش عقیدت وابستگان دربارِ غوثیہ بیان کرتے ہیں بلکہ قدیم سے اس نے بہت بڑے علماء وفضلاء اور اولیاء کے قلم ولسان سے شہرت پائی چنانچہ مولانا برخوردار ملتانی محشی نبراس نے شرح عقائد میں لکھا ہے کہ اس کی شہرت و دلیل صدق معلوم ہوتی ہے۔ غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ حضرت شاہ غلام علی صاحب کے خلیفۂ اعظم اور بہت بڑے ولی اللہ اور صاحبِ کرامت بزرگ تھ ، ان کی ایک کرامت بہت مشہور ہے وہ یہ اپنی تصنیف ''تحفہ رسولیہ'' میں اپنے صاحبزادہ کی ولادت کی خبر قبل از وقت دی اور نام بھی تجویز کر دیا اور بڑی بڑی کرامتیں ان سے ظاہر ہوئیں۔ ان کا علمی مرتبہ وہی جانتے ہیں جو اِن کے سوانح سے باخبر ہیں مختصر طور پر فقیر نے اپنی کتاب تذکرہ علماء اہلسنّت میں لکھ دیا ہے۔ حضرت قصوری نوری حضوری قدس سرہ کا قصدہ درج کرتا ہوں یہ مقبول قصیدہ ہے جسے عالم نبین مولانا وحید حیدر اللہ خان صاحب درانی مجددی نقشبندی نے اپنی کتاب مدرانی علی ردہ القادیانی میں نقل کیا ہے، فقیر نے مولانا برخوردار ملتانی کی کتاب غوث الاعظم سے لکھا ہے۔

آپ بھی اس مبارک قصیدے کو پڑھیں جو کہ فارسی زبان میں ہے، اس کا ترجمہ اردو میں ساتھ ساتھ کر دیا گیا ہے۔ واقعہ تاریخی کو بے مثال خوبصورتی سے

شعروں کی ڈوری میں پرویا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فارسی زبان میں منظوم واقعہ

گویم نخستیں حمد حق آں خالقِ ارض و سما

پہلے اللہ کی تعریف کرتا ہوں کہ وہ زمین وآسمان کا خالق ہے

قیوم قادر مقتدر اہلِ طلب را رہنما

قیوم اور قادر اور مقتدر ہے، طالبانِ حق کا رہنما ہے

زاں پس درود مصطفیٰ گویم بصد صدق و صفا

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود عرض کرتا ہوں بصد صدق وصفائی

فخر الرسل خیر الوریٰ ہادی سُبل نور الہدی

آپ رسولوں کے فخر اور تمام کائنات سے افضل اور سیدھے راہوں کے ہادی وہدایت کے نور ہیں

برآل بر اصحاب او بر جملہ احباب او

آپ کی آل واصحاب پر اور جملہ احباب پر

بر دا خلانِ باب او گویم ز جان و دل ثنا

ان کے دروازۂ اقدس پر پڑے ہوؤں پر درود ہو، جان ودل سے اس کی تعریف کرتا ہوں

مدح جناب محی الدیں آں غوثِ اعظم بالیقیں

جناب محی الدین کی مدح کرتا ہوں، آپ یقیناً غوثِ اعظم ہیں

محبوبِ رب العالمیں تن را تواں جان را جلا

اور اللہ تعالیٰ کے محبوب اور عاجزوں کا سہارا اور جان کی روشنی ہیں

دادش خدا قرب آں چناں کس نیست یارائے بیاں

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا قرب عطا فرمایا ہے کہ کسی کو بیان کرنے کی طاقت نہیں

پائے شریفش را مکاں بر گردن کُل اولیاء

اس بلند مرتبہ کا قدم ہر ولی کی گردن پر ہے

باشد کرامت ہائے او چوں معجزاتِ مصطفیٰ

ان کی کرامتیں سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کی طرح بیشمار ہیں

خارج ز حد بیروں زِعد حدش ندا ندجز خدا

جس کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو علم نہیں

مشتے ازاں خروار ہا یکدانہ زاں انبارہا

مشتے نمونہ خروار اور اس انبار سے ایک دانہ

سر ازاں اسرار ہا ظاہر بسازم برملا

اس اسرار سے صرف ایک راز میں برملا ظاہر کرتا ہوں

روزے بطور خوشدلی آں پیشوائے ہر ولی

کہ ایک دن بطورِ خوشی وہ ہر ولی کے پیشوا

بہر تفرج شد خلی از طرف صحرائے فضا

سیر کی خاطر جنگل کی طرف کھلے میدان میں نکلے

ناگہ گذشتہ سیر او بر ساحل بحر نکو

اچانک آپ کی سیر کا گذر ایک عجیب دریا کے کنارے پر ہوا

یک پیر زن شزد روبرو نالہ و گریہ ہاؤ ہا

کہ جس پر ایک بڑھیا روتی چلاتی زاری کرتے ہوئے حاضر ہوئی

قدس کماں زِہ از عصا تیرش زآہ جانگزا

اُس کا قد کماں اور اُس کا وہ عصا اُس کا تیر آہِ جانگزا تھی

اشکش رواں چوں سیلہا لرزاں و لغزاں دست و پا

سیلاب کی طرح سے آنسو جاری تھے اور ہاتھ پاؤں کو لرزہ تھا

پرسید پیرش از کرم از باعث آں درد و غم

اس بوڑھی سے مہربانی فرما کر درد و غم کا موجب پوچھا

او خواند حرفے پُر الم از دفتر آں ماجرا

اس نے اپنے ماجرا کے دفتر کے ایک پُر درد بیان کرتے ہوئے

گفتا کہ از باغِ جہاں یک داشتم سرور واں

کہا کہ باغِ جہاں سے مجھے سرِ رواں نصیب تھا

یعنی کہ فرزند جواں بودہ ست پیری عصا

یعنی نوجوان بیٹا جو کہ بڑھاپے میں میرا سہارا تھا

تابندہ و فرخندہ خو خوشبو سیر چوں نافہ جو

نہایت حسین اور مبارک عادت بہترین خصلتوں والا

یک جلوہ دیدار او صد دردمنداں را دوا

اس کے دیدار کا ایک جلوہ دردمندوں کی دوا تھا

جود و جمالش آیئے حسن و سخائش غایئے

اس کی سخاوت اور جمال اللہ تعالیٰ کی آیت تھی اور نہایت حسین اور سخی

مشتاق او ذوابتے محتاج او اہل بوا

مشہور لوگ اس کے مشتاق رہتے تھے اور پھر محتاجوں کا کیا پوچھنا

از خون و دل دام لبن جاں داد مش برجان و تن

دل کے خون سے میں نے اسے دودھ دیا اس کی جان وتن پر میں نے جان دی

فارغ نزد یکدم زدن درخد متش صبح و مشاء

اس کی تربیت سے ایک لحظہ بھی فارغ نہ تھی بلکہ اس کی خدمتیں شام وسحر حاضر باش تھی

دندان چوں شد دانہ خا کردم ز شیر او را جدا

اس کے دانت جب پیدا ہوئے تو میں نے اسے دودھ سے دور کیا

ہر چیز کم دادہ خدا کردم ز شیر او را جدا

جو شے اللہ تعالیٰ نے مجھے دی اس کی غذا پر میں نے صَرف کر دی

چو دیدہ کردم پرورش نادید بادادم خورش

آنکھ کی طرح اس کی پرورش کی نایاب چیزوں کی خوراک دی

مندیل زرین برسرش نعلین سیمیں زیر پا

اس کے جسم کی پوشاک اعلیٰ قسم کی جوتی تھی

زر بفت چیں خزختن دیبا باغلام طلاء

چینی زربفت اور ریشمی تاج تھا جس پر طلائی نقش منقوش تھے

بودم بردیش شادماں داخل بسلک بیغماں

اس کے منہ سے بہت مسرور تھی بیغم لوگوں کی جماعت میں رہتی تھی

یادم نہ در روز و شباں جز شغل آں راحت فزا

ہر دن رات مجھے اس کے شغل میں بسر ہوتا تھا

چوں شد بقوت بال او حیراں جہاں برحال او

جب اس کے بال جمے تو اس پر لوگ بڑے حیران تھے

شیر ژیاں پامال او ہمدست شد با اژدہا

مست شیر بھی اس کے آگے عاجز تھے اژدہائی طاقت رکھتا تھا

گفتم بدل از بند او بینم رخ فرزند او

خیال آیا کہ کہیں اس کا بیاں کروں تا کہ اس کی اولاد اپنی آنکھوں سے دیکھ لوں

دادم ازاں پیوند او باخاندانِ ذوالعلاء

چنانچہ اس کا عقد و نکاح ایک عالی قدر خاندان میں ہو گیا

رسم شگوں خود ساختہ اسباب شد پرداختہ

شادی کے رسوم تیار ہونے لگے تمام اسباب تیار ہونے لگے

قصر سرور افراختہ کردم بر آتش را بنا

ایک مکان عالیشان تیار ہوا شاید آگ پر اس کی بنا ہوئی

گشتہ برات اُو رواں باکر و فر خرواں

اب بارات روانہ ہو پڑی شاہوں کے کرّ وفر کی طرح

آلات شادی درمیاں دف و دہل قرنا وُنا

شادی کے اسباب کے ساتھ دف ودہل قرنا کے وغیرہ

دادم بسے ہمراہ را یکسر گداؤ شاہ را

اس کے ساتھ بہت لوگوں کو بھیجا جس میں بہت امیر وغریب تھے

چوں قطع کردم راہ را آسودم از رنج و عنا

جب سفر طے ہوگیا رنج وتکلیف دور ہوئی

آں طرف ثانی یک طرف در ہا کشا دند از صدف

دوسری طرف والوں نے صدف سے موتی کھولے

دادند سیم و زر بکف کردند مہماں را عطا

بہت سیم وزر عنایت ہوئے مہمانوں کو

کردند حاضر اطعمہ شیریں و شوریں از ہمہ

طعام حاضر ہوئے نمکین وشیریں

شاہی کباب و کورمہ حلوائے چیں رومی پلاء

شاہی کباب اورقورمہ اور چینی حلوے اور رومی پلاؤ

شیریں برنج انبار ہا حلوہ وَ ناں خلوا رہا

میٹھے چاول بہت حلوہ پوری کا تو حساب ہی نہ تھا

بادام و شکر بارہا خمہائے ز اَچار وابا

کھانڈ وبادام کثیر تھے اچار وچٹنیوں کے خم پر خم تھے

دادہ جہاز آں ذوالقدر زیور فزوں آوند زر

اس ذی قدر نے اپنی لڑکی کو جہیز دیا زیور بیشمار اور سونے کے برتن

صد نافۂ مشکِ تتر صد نیفۂ ثوب صفا

تاتار کے مشک کے کئی ڈبے قسم قسم کے کپڑے

داہاں غلام ماہ وش دیگر نفائس بے بہا

بے شمار حسین غلام علاوہ ازیں دیگر نفیس اشیاء بے بہا

گشتیم ز آنجار ہگزیں باصد ہوس با صدر جا

ہم وہاں سے روانہ ہوئے بڑی خوشی اور بلند امیدوں کے ساتھ

در کشتی ایں بحرِ خوں آمد برات از بخت دوں

اس خونی دریا میں کشتی میں سوار ہو کر بارات داخل ہوگئی

کشتی چوں گردوں شد نگوں شد غرق طوفان فنا

کشتی اُلٹی تو تمام طوفان میں غرق ہوگئے

گشتند دریا نہاں گویا نہ بودہ گاہ بقا

دریا میں ڈوب گئے گویا وہ تھے ہی نہیں

نوشہ عروس و ہمرہاں درِ طرفتہ العین ناگہاں

دولہا دلہن سمیت ہمراہی بھی سارے اچانک دیکھتے ہی دیکھتے ڈوب گئے

یک من بماندم زاں ہمہ میشے نشاں از رمہ

ان تمام میں سے صرف میں رہ گئی ہوں جیسے ریوڑ سے ایک بھیڑ بچ جائے

وِرد زبانم ہر دمہ ہیہات واویلا وَ وا

اب ہر لحظہ میری زبان پر ہیہات اور وا ویلا ہے

زیں زندگی درد و زخم از بار غم شد پشت خم

اس زندگی میں درد اور زخم نصیب ہوئے ،غم کے بوجھ سے میری پشت ٹیڑھی ہوگئی

ہر دم شود افزوں نہ کم سوز و گداز و جانگزا

یہ دکھ روز بروز بڑھ رہے ہیں کم نہیں ہورہے بس سوز ہے گداز ہے جان کو گلانے والا غم

شد سالہا اثنا عشر کافتادہ در خرمن شرر

بارہ سال ہوئے کہ میرے خرمن میں چنگاری پڑی ہے

روز و شبم در شور و شر یکدم نیم از غم جدا

رات دن شور وشر میں ہوں ایک لحظہ بھی غم سے جدائی نہیں

آں شاہ کہ حکمش بود کن در گوش کرد ایں سخن

وہ بادشاہ کہ جس کا حکم بھی کُن کا حکم رکھتا ہے اُس نے جب کانوں سے یہ کہانی سنی

از قصہ زالِ کہن زر جوش دریائے عطا

بڑھیا کے قصے سے ان کے دریا نے جوش مارا

گفتا کہ اے غمخوارۂ در دشتِ غم آوارۂ

فرمایا کہ اے بڑھیا! غمخوردہ غم کے جنگل کی آوارہ

سازم بایت چارۂ خواہم ز حق بہرت دعا

تیرے لئے چارہ کرتا ہوں اللہ سے تیرے لئے دعا مانگتا ہوں

تا زندہ گرد دپور تو ظاہر شود مستور تو

تا کہ تیرا بیٹا زندہ ہو جائے اور تیرا چھپا ہوا بیٹا ظاہر ہو جائے

آساں شود معسور تو از قدرت رب السماء

اور تیری مشکل آسان ہو جائے آسمان والے رب کی قدرت ہے

پس پیر پیران خدا در سجدہ شد پیش خدا

پھر اللہ والوں کا پیشوا اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوا

با عجز زاری و بکا شد ہمتش مشکل کشا

نہایت عجز زاری اور آہ وفغاں کی آپ کی ہمت سے مشکل حل ہوئی

ہر جز جزا شتات را در از قفل خود زندہ نما

ہر ایک ریزہ ریزہ شدہ انسان کو اپنے فضل وکرم سے زندہ کردے

سر بد بسجدہ ہمچناں کز جائے غرق آمد فغاں

آپ ابھی سرِ سجدہ تھے کہ غرق ہونے والی جگہ سے فریاد آئی

کشتی پر از مرداں زناں پیدا شدہ بر روئے ما

مردوں اور عورتوں سے کشتی بھرپور تھی پانی پر ظاہر ہوئی

شد اہل کشتی را گذر سالم بسا حل بے خطر

تمام کشتی والوں کا صحیح سالم ہو کر کنارے پر بے خطر گذر ہوا

در غرق مردن بے خطر با آں جلوہا آں جلا

دریا کے غرقابہ سے بے خطر اس رونق اور کرّ وفر میں

نوشہ بازاں تاج و کمر در دست او تیغ و سپر

دولہا اسی تاج و کمر سے اور ہاتھ میں تیغ و سپر تھی

بانو نشستہ حجلہ ور پیشش پرستاران بپا

اپنی دلہن کے ساتھ حجلہ میں بیٹھا ہوا اور ان کے سامنے نوکر خدمت میں کھڑے تھے

قوال و مطرب بذلہ گو نقال در نقل نکو

قوال اور میراثی بدستور غزل سرا تھے نقلی بدستور نقل کر رہا تھا

خمار می ریز از سبو یاران بدید در ہو وہا

گھڑے سے خماری ریز تھے دوستوں کو دیکھا

مادر پسر شد مجتمع غمہاز دل شد منقطع

ماں بیٹے جمع ہوئے غم دل سے بھاگ نکلے

ایں قصہ شد مستمع ہرکس ز ذکران و نساء

اس قصہ کو سننے والے ہر مرد عورت سننے والے ہوئے

ظاہر چوں شد طرفہ سر بسیار منکر شد مقر

جب یہ کرامت ظاہر ہوئی تو بہت کافر مسلمان ہو گئے

گشتنند کافر منکسر شد مومنا فرا اعتلاء

کافر ذلیل ہوئے اہلِ ایمان کو بلندی نصیب ہوئی

چوں کرامت شد مبیں شد خلق را راسخ یقیں

جب کرامت ظاہر ہوگئی تو مخلوق کے عقائد راسخ ہوئے

بر وعدہ رب العالمیں بر حشر و نشر و بر جزا

کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے حشر ونشر اور جزا پر

اے محی الدین عالی قدر رُوی قبلہ جن و بشر

اے غوثِ اعظم عالی قدر آپ ہیں جن وبشر کے قبلہ

سوئے غلام خود نگر از راہِ الطاف و عطا

اس غلام کی طرف نظر کرم ہو عطا والطاف سے

غرقم بدریائے بدی حرقم بنیرانِ خودی

میں بھی بُرائی کے دریا میں غرق ہوں خودی کی آگ میں جل رہا ہوں

یا ملتجائی خُذیدی اخرج من امواج الھوا

اے میرے سہارے مجھے سہارا دیجئے خواہشاتِ نفسانی کی موجوں سے نکالئے

شیطاں نمودہ اشتلم از راہ نیکی کردہ گم

شیطان نے مغلوب کر دیا ہے اور نیکی کی راہ سے گمراہ کر دیا ہے

از غفلتم نوشاند خم کر دست سر مست و خطا

غفلت سے مجھے پیالہ پلا دیا ہے خطا میں بدمست بنا دیا ہے

نفس ست اندر سرکشی در بخل و حرص زرکشی

نفس سرکشی میں ہے بخل میں ہے، حرص میں ہے، زرکشی کے خیال میں ہے

دادہ جہاز آں ذوالقدر زیور فزوں آوند زر

اس ذی قدر نے اپنی لڑکی کو جہیز دیا زیور بیشمار اور سونے کے برتن

دارد بغیر حق خوشی دائم بدام ما سوائے

غیر اللہ کی جانب خوشی میں ہے ہمیشہ ماسوائے کی پھانسی میں ہے

اے صاحبِ ارشاد من در گوش کن فریاد من

اے میرے مرشد میری فریاد سنیئے

میخواہ از ایشاں داد من در دم را درماں نما

نفس وشیطان سے مجھے بچایئے میرے درد کا علاج فرمایئے

ہستم قصوریؔ در لقب سازم حضوری باادب

میرا لقب قصوری ہے ہمیشہ باادب حضوری میں ہوں

از فیض شاہاں کے عجب

بخشش بمسکین و گدا

شاہوں کے فیض سے کچھ بعید ہے جو کہ مسکین وگدا پر بخشش فرمادیں۔ (۲۰)

(۲۰) غوثِ اعظم، برخوردار ملتانی، صفحہ نمبر ۲۷۷ تا ۲۷۹، صابریہ کتب خانہ ملتان

منقبت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

ازفکر: مفسر قرآن سیّدہ بی بی رقیہ محمود کاظمیہ حویلیاں شریف، ایبٹ آباد
والدہ معظّمہ حضرت قبلہ پیر سیّد محمد عارف شاہ صاحب

جس دل میں ہے پیارو کچھ پیار غوث اعظم
رہتی ہے اس کے گھر میں سرکار غوث اعظم
بغداد کے مسیحا میرے وہی ہیں آقا
ہر ہر ولی کے افسر سرکار غوث اعظم
سینے سے جب لگایا اس کو ولی بنایا
آیا جو چور بن کر سرکار غوث اعظم
ہر ہر ولی کی گردن تیری بنی ہے منبر
قدم تیرا سب کے اوپر سرکار غوث اعظم
یہ بات ہے ادب کی قصے ہیں عشق والے
چرچا ہے تیرا گھر گھر سرکار غوث اعظم
گردن پہ میری تیرا مبارک قدم ہے کیونکر؟
ہو جائے جادو جس پر سرکار غوث اعظم
اے میرے غوثِ اعظم رقیّہ کی یہ تمنا
زندہ رہے یہ مر کر سرکار غوث اعظم

نوٹ: یہ اکتالیس اشعار پر مشتمل استغاثہ کے عنوان سے قبلہ امی جان کا کلام ہے۔ یہ صرف سات اشعار حاضر ہیں۔واقعہ یہ ہے کہ ایک خاص موقع پر کسی نے کہا کہ آپ کے اہل وعیال پر نظر لگا کر جادو کر گیا ہے تو اس پر قبلہ امی جان نے یہ طویل منقبت لکھی۔الحمدللہ اس کی برکت سے جادو کا وہ اثر ختم ہو گیا اور جادو کرنے والا شخص اس منقبت کے لکھنے کے چند روز بعد وفات پا گیا۔یہ بھی اِس دور میں غوثِ پاک کی اپنے غلاموں پر خصوصی عنایت ہے اور آپ کی کرامت ہے۔

فقط: ناچیز عارف

استدلال از حدیث شریف

یہ مبارک حدیث شریف ''العلماء ورثة الانبیاء''[(۲۱)] زبانِ زدعوام ہے بلکہ مخالفین اس کو بطورِ فخر و ناز کے پڑھا کرتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے

''علماء أمتی کأنبیاء بنی إسرائیل''[(۲۲)]

یہ حدیث بھی بعض علماء فخراً سنایا کرتے ہیں۔ اب دونوں حدیثوں کے معنی ذہن میں رکھ کر گذشتہ پیغمبروں بالخصوص بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے کمالات اور معجزات کا مطالعہ فرمایئے اور پھر علماء یعنی اولیائے کرام کے کمالات وکرامات کا اندازہ لگایئے بالخصوص حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ جو اولیائے امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سردار اور شہنشاہ ہیں۔ پھر مزید آسانی کے لئے بتادوں کہ دیگر انبیاء سے ایک طرف ادھر حضرت حزقیل علیہ السلام جن کو ذوالکفل علیہ السلام کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے، ان کے قصے مبارک کو سامنے رکھ کر غوثِ پاک، محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی قندیل نورانی، السیّد الشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ کو دیکھئے۔ حرف بحرف ہوبہو ایک ہی طرح کا واقعہ لگتا ہے جس سے ان علمائے جلالت

---

(۲۱) ترجمہ: انبیاء کے وارث علماء ہیں۔

سنن ابی داؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، رقم الحدیث ۳۶۴۱، الجزء ۴، الصفحة ۵۸، دار الکتب العلمیة بیروت

(۲۲) ترجمہ: میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔

المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد السادس آیات من التنزیل فی تعظیم قدره صلی الله علیه وسلم، النوع الأول: تعظیم قدره صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم، الجز ۳، الصفحة ۱۴۱، المکتب الاسلامی بیروت

مآب کی شان کا پتہ چلتا ہے جنہیں ہم اولیائے کرام کے لقب سے پکارتے ہیں اور اس مشاہدہ کی تصدیق ہوجاتی ہے۔

میں حیران ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو قادر قدیر کی قدرت کے مظہر سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت کے ماننے میں انہیں کون سی چیز مانع ہے جبکہ ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور کہتے ہیں ڈوبا ہوا بیڑا قادر قدیر نے باہر نکالا یہ قدرت ربِ جلیل ہے اور دعا غوثِ پاک کی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت اس سے بھی بہت زائد ہے لیکن

خدا جب عقل لیتا ہے
حماقت آ ہی جاتی ہے

سیّدی سرکار مولانا روم فرماتے ہیں

چوں خدا خواہد کہ پردہ کسی درد
میلش اندر پاکاں را طعنہ زند

ترجمہ: اللہ کریم جب کسی شخص کو ننگا کرکے دنیا میں ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس بندے کے دل میں پاک لوگوں کے خلاف خیالات آنے شروع ہوجاتے ہیں اور بزرگوں پر طعنہ زنی شروع کردیتا ہے۔

مزید تفصیل فقیر کی کتاب ’’غوث اعظم اور بڑھیا کا بیڑا‘‘ میں پڑھ لیجئے۔

گیارھویں شریف

یہ موضوع بھی حضور غوث اعظم کے لئے جزو لازم ہوگیا ہے بلکہ اہلِ حق کی علامت ہے۔ فقیر کی کتاب ’’التحقیق الانعم فی عرس الغوث الاعظم‘‘ میں تحقیق و تفصیل موجود ہے۔ یہاں صرف اتنا عرض ہے کہ سیّدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں شریف

کی مبارک تقریب صرف دور ہی میں مروج نہیں بلکہ اس کا اہتمام عرصہ دراز سے بزرگانِ دین علیہم الرحمہ کرتے آئے ہیں جس کی شہادت ہندوستان میں سب سے پہلے علم حدیث کی اشاعت کرنے والے محدث شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ دیتے ہیں

''بیشک ہمارے ملک ہندوستان میں آج کل عرس پاک غوثِ اعظم یعنی گیارہویں شریف کی گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولا دو مشائخ میں متعارف ہے۔ اسی طرح ہمارے شیخ ابوالمعالی سیّد شیخ معلیٰ موسیٰ الحسینی نے نقل کر کے لکھا ہے، شیخ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ کے استاد اور پیر امام عبدالوہاب متقی مکی علیہ الرحمہ بھی اسی تاریخ کو گیارہویں شریف کا ختم دلایا کرتے تھے اور ان کے مشائخ بھی۔ (۲۳)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمہ جو کُل ہندوپاک کے علماء کے حدیث کے استاد ہیں، گیارہویں شریف سرکاری طور پر منائے جانے کا ثبوت پیش فرماتے ہیں

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضۂ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضور غوثِ اعظم کی مدح میں قصائد اور منقبت پڑھتے۔ مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان

(۲۳) الاعمال الماثورة فی الایام المشهورة ترجمه ماثبت بالسنة باقی الایام والسنة، الاعمال تذییل فی ذکر نبذة من احوال شهر ربیع الاخر، الصفحة ۱۶۷، مطبع مجتبائی دهلی

میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اس کے طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نمازِ عشاء پڑھ کر لوگ رخصت ہوجاتے۔ (۲۴)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتاب کلماتِ طیبات میں مکتوبات مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمہ کے ایک مکتوب میں ہے کہ حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبندی دوزانو اور حضرت عبید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔

پھر یہ سب حضرات کھڑے ہوگئے اور چل دیئے، میں نے اِن سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے، پھر مجھے کسی نے بتایا کہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے استقبال کے لئے جارہے ہیں۔ پس حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے، آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو ہاتھ کو نہایت عزت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اُویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال لوگ اس میں داخل ہوگئے، میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا ''امروز عرس غوث الثقلین است بتقریب عرس تشریف برونذ'' آج حضرت غوث

(۲۴) ملفوظات عزیزی، صفحہ ۶۲، در مطبع مجتبائی میرٹھ ہند

الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس وگیارہویں شریف ہے، عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔(۲۵)

اسی طرح اورنگزیب عالمگیر علیہ الرحمہ کے استاد ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے وجیز الصراط میں علامہ غلام سرور لاہوری علیہ الرحمہ نے، خزینۃ الاصفیاء کے صفحہ ۹۹، ۱۰۰ میں، دارہ الشکوہ نے سفینۃ الاولیاء میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اخبار الاخیار صفحہ ۲۴ میں، حضرت شاہ ابوالمعالی علیہ الرحمہ نے تحفۂ قادریہ میں آپ کے عرس پاک گیارہویں شریف کے انعقاد کے جواز کے متعلق لکھا ہے۔ گیارہویں شریف کے انعقاد کے مخالف حضرات کے جید علماء (بزعمِ خود) کے شیخ اور مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا فیصلہ درج کیا جاتا ہے ملاحظہ فرما کر حق وباطل کا موازنہ فرمائیے

''پس یہ ہیئت مروّجہ ایصال کسی قوم کے ساتھ مخصوص نہیں اور گیارہویں حضرت غوث پاک قدس سرہ کی دسواں، بیسواں، چہلم، ششماہی، سالیانہ وغیرہ اور توشہ حضرت شیخ احمد عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور سہ ماہی حضرت شاہ بُوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور حلوائے شبِ برأت اور دیگر طریق ایصالِ ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔(۲۶)

معلوم ہوا کہ گیارہویں دورِ حاضرہ نہیں ایجاد نہیں بلکہ اسلاف کا طریقہ ہے اور اسلاف کے طریقہ پر عمل کرنا حدیث شریف کے مطابق ہے۔

(۲۵) کلماتِ طیبات، ملفوظات حضرت ایشاں، صفحہ ۷۹ و ۸۰، مطبع مطلع العلوم مراد آباد ہند

(۲۶) فیصلہ ہفت مسئلہ ملخصاً تیسرا مسئلہ عرس سماع صفحہ ۹، ۱۰، در مطبع قیومی واقع کانپور

تشریح حدیث مذکور

گیارہویں شریف کے استحسان پر جملہ عالمِ اسلام متفق ہیں، تجربہ شاہد ہے جس ملک میں جائیں وہاں اسلام ہے تو غوث جیلانی کا نام لیوا بھی وہاں ضرور ہے اور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام لیوا آپ کا ایصالِ ثواب بھی ضرور کرتا ہوگا جسے ہم گیارہویں شریف کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ہم تو اپنے ملک میں دیکھ رہے ہیں کہ گیارہوں کے دن بازاروں میں دودھ کم ملتا ہے صرف اس لئے کہ دودھ والے گیارہویں شریف میں دودھ خیرات کرتے ہیں بیچتے نہیں ہیں۔

غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو پیرانِ پیر مانا اور سمجھا جاتا ہے وہ اسی لئے کہ آپ نے اپنے زمانے میں دین کو زندہ کیا اور عالمِ دنیا میں اپنے خلفاء بھیجے، روحانی طور پر آپ کے خلفاء نے دور دور تک اسلام پھیلایا۔ شاہان وقت نے آپ کے خلفاء کی ہدایت پر اسلام کا جھنڈا بلند کیا ورنہ آپ کی پیدائش سے پہلے اسلام کی حالتِ زار نہایت خستہ اور نا قابلِ بیان تھی۔

پیدائش کے وقت عالمِ اسلام کی حالت

ہم یہاں پر اسلام کی حالت کا خاکہ پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنابِ غوثِ اعظم کی پیدائش سے قبل دنیائے اسلام پر زوال وانحطاط عمومی کا دور شروع ہو چکا تھا۔ اگرچہ بظاہر اسلامی سلطنتوں کے اقتدار کا سلسلہ اُندلُس سے لے کر ہندوستان تک پھیلا ہوا تھا مگر اندرونی طور پر حالات نہایت خراب و ناگُفتہ بہ تھے، دنیائے اسلام کی مرکزی طاقت یعنی خلافتِ بغداد بہت کمزور ہو چکی تھی اور باقی ہر طرف طَوَائِفُ الْمَلُوْکِی کا دور دورہ تھا سیاسی

ومعاشرتی لحاظ سے ہر جگہ انتشار تھا۔شبلی نعمانی سید سلیمان ندوی نے اپنی تاریخی کتابوں اور علامہ ابن جوزی نے "اَلْمُنَظَّمْ" میں اس وقت کے اسلامی ممالک کے جو حالات تحریر کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بدکاری، فسق و فجور، سیاسی ابتری اور اخلاقی اِنْحِطَاط انتہا کو پہنچ چکے تھے۔

اندلس :۔اندلس میں امیر عبدالرحمن اُمَوِی کی قائم کردہ حکومت کی مرکزی حیثیت ختم ہوچکی تھی یورپ کی عیسائی حکومتیں موقع کی تاک میں تھیں کہ مسلمانوں کو ختم کر کے اپنی حکومت قائم کریں۔

بیتُ الْمقدس :۔بیتُ الْمَقْدِس پر عیسائیوں کا قبضہ ہوجانے کے بعد وہ لوگ عراق وحجاز پر حملے کی تیاریوں میں مصروف تھے گویا مسیحی دنیا کی متحدہ قوت اسلام کو مٹانے پر تُلی ہوئی تھی۔

مشرقِ وُسطی :۔مشرقِ وسطٰی میں دولتِ عبّاسیہ کا وجود برائے نام ہوتا جارہا تھا اور سَلْجُوقی ودیگر ماتحت سلاطین خانہ جنگیوں میں مبتلا تھے جس سلطان کی طاقت بڑھ جاتی بغداد میں اسی کا خطبہ شروع ہوجاتا۔

افغانستان و ھند:۔افغانستان و ہندوستان کے شمال مغربی علاقے میں سلطان محمود غزنوی کے جانشینوں کا زوال شروع ہوچکا تھا اور ہندوراجے مہاراجے اپنی سابقہ شکستوں اور ذلّتوں کا انتقام لینے کے لئے صلاح ومشورہ کررہے تھے۔

مصر میں سلطنتِ باطنیہ عبیدیہ جسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخلفاء میں دولتِ خبیثہ کے نام سے پکارا ہے الحاد بے دینی کے نظریات پھیلارہی تھی۔اس کے اربابِ اختیار نے جس قدر اسلامی اقدار کو نقصان پہنچایا وہ مشہور ومعروف ہے۔

اخلاقی پستی:۔اس کے علاوہ مسلمانوں کی اخلاقی حالت بھی گر چکی تھی۔ طَبقَائے اُمَرَ اءعیش وعشرت میں مبتلا تھا۔مشرقِ وسطیٰ کے ایک اوسط درجے کے رئیس ابن مروان کے متعلق بیان کرتے ہیں، کہ اس کی حرم سرائے میں صرف گانے بجانے والی لونڈیوں کی تعداد پانچ صد کے قریب تھی اور بقولِ امام شافعی رضی اللہ عنہ قرطبہ کے ایک امیر معتمد نامی کے ہاں ایسی آٹھ صد عورتیں تھیں، ہسپانیہ کے نقاب پوش سلاطین کے دور میں اسلامی پردہ بھی ختم ہو چکا تھا، مردوں نے نقاب پہننا شروع کر دیا تھا اور عورتیں کھلے منہ پھرتی تھیں بدکاری وشراب نوشی عام تھی عوام کا ذکر ہی کیا اُمَرَ اء سلاطین اور عُلَمَا تک وجاہت پرستی اور دنیوی عیش کا شکار تھے۔

مذہبی خلفشار:۔مذہبی اور روحانی صورتِ حال اس سے بھی بدتر تھی قَرَامِطَہ اور باطنیہ نیز اہل رفض واعتزال وعلمائے سوء کے فتنوں اور لاتعداد پیدا ہوجانے والے دیگر فرقوں نے اسلام کے مرکزی شہر بغداد تک میں اُدھم مچا رکھا تھا۔ ہر روز بے شمار مشائخ علماء، اُمَراء اور دیگر سرکردہ مسلمان فرقۂ باطنیہ کی سازشوں اور خنجرِ خونِ آشام کا شکار ہو رہے تھے۔مشہورِ زمانہ سلجوقی وزیر نظامُ الملک طوسی اور اس کے بعد ۴۸۵ھ میں سلجوقی فرمانروا ملک شاہ بھی ان خدانا ترس قاتلین کے ہاتھوں جامِ شہادت نوش کر چکے تھے یونانی فلسفہ الگ اسلامی عقائد ونظریات کی جڑیں کھوکھلی کر رہا تھا اور علمائے اسلام اس سے متاثر ہو کر دین سے بتدریج دور ہوتے جا رہے تھے یہی وجہ ہے مسٹر گبن ودیگر یورپین مؤرّخوں نے اس زمانے کو دنیائے اسلام کا ایک تاریک دور شمار کیا ہے۔

امام الانبیاء کا جانشین امام الاولیاء

دورِ جاہلیت کے بعد اسلام کی بہار آئی تو لانے والے کو دنیا نے امام الانبیاء مانا لیکن منکرین اپنی قسمت کو روتے رہے اور مذکورہ بالا حالات کے پیش نظر جس ذات نے اسلام کو از سرنو زندگی بخشی، اسے اگر ہم امام الاولیاء اور پیرانِ پیر محی الدین دستگیر مانیں تو کون سا حرج ہے۔

لسانِ نبوت کی غیبی خبر

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پانچویں صدی کے قریب میری امّت پر آفت کی ایک چکّی چلے گی اگر اس سے بچ نکلی تو پھر کچھ مدت کے لئے اسے استقامت حاصل ہوجائے گی۔

کیسی ہستی

ان حالات میں ایک ایسی ہی روحانی قوت کی ضرورت تھی جو تمام طاغوتی طاقتوں کو مغلوب کر کے اپنے عالمگیر اثر کے باعث بنی نوع انسان کو از سرنو دین اسلام پر قائم کرے اور دین کی تقویت وغلبہ کا موجب ہو، جس کی نظر میں تمام کائنات رائی کے دانے کے برابر ہو، جس کا علم علومِ الٰہیہ کا اور جس کی طاقت قادرِ حقیقی کی قدرت کا مظہر ہو، جو سلطان الوقت اور بموجب تصریحات اکابرین دین متصرف علی الاطلاق ہو، جو نوعِ انسان کو مادیت کی ذلتوں، نفس پرستیوں اور اخلاقی پستیوں سے نکال کر روحانی بلندیوں اور اخلاقی استواریوں سے روشناس کرائے۔ ان کمالات وتصرفات روحانی کا حامل امت مرحومہ کا یہی بطلِ جلیل اور مردِ عظیم تھا جسے قیامت تک دنیا پیرانِ پیر، غوث الاعظم اور محی الدین کے مبارک ناموں سے پکارتی رہے گی

بیشک کلید قفل در مدعا ہو تم
اولاد خاص سبط رسولِ خدا ہو تم

یہ اسی مبارک وکریم النفس انسان کی برکت تھی کہ نہ دین اسلام سنبھل گیا اور مسلمانوں کے اندرونی و بیرونی حالات اصلاح پذیر ہونا شروع ہو گئے بلکہ اِن میں فتنہ عظیم سے نبرد آزما ہوکر ایمان سلامت لے کر نکلنے کی صلاحیت وحوصلہ بھی پیدا ہو گیا جو کہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد تقریباً نصف صدی بعد تاتاری طوفان و غارت گری کی صورت میں قیامتِ صغریٰ بن کر نمودار ہوا اور دنیائے اسلام پر ٹوٹا۔

حضور غوث الاعظم نے اپنے اِن خداداد کمالات کا بطورِ تحدیث نعمت قصیدہ غوثیہ میں ذکر فرمایا ہے، حضرت شاہ ولی اللہ بھی ''ہمعات'' میں اس کے متعلق فرماتے ہیں

اُویسی غوث اعظم

اصل نسبت حضرت غوث اعظم نسبت اُویسیه است با مزجے از برکاتِ نسبتِ سکینه بایں معنی که اِیں کس مراد و محبوب نقطه که باذاء ذات الٰهیه است درشخص اکبر در ضمن حُبِ نفوس فلکیۂ ملاء اعلیٰ ارواحِ کُمل گردد وازراهِ ایں حب سیلان کند بروئے تجلی از تجلیاتِ الٰهیه که جامع است میانِ ابداع وخلق و تدبیر وتدلی وظاهر شود اُنسے و برکتے که انتها ندارد، دریں صورت قصد اِیں کمال و توجه بداں کرده باشد یانه گویا امرے منتظم بغیر ارادۂ وے ظهور می کند از

ینجاست که حضرت غوث اعظم به تفاخر وکلمات کبریائیه متکلم شده اندو تسخیر عالم از ایشاں ظاهر می شد۔ (۲۷)

ترجمہ: حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اصل نسبت نسبتِ اُویسیہ ہے جس میں نسبت سکینہ کی برکات بایں معنی شامل ہیں کہ یہ شخص ذاتِ الٰہیہ کی ذال کے نقطے کی طرح شخص اکبر میں ارواح کاملہ اور ملاءاعلیٰ کے نفوسِ فلکیہ کی محبت میں محبوب ومراد بن جاتا ہے اور اس مقامِ محبوبیت کے ذریعے اس کے ارادہ وتوجہ کے بغیر تجلیاتِ الٰہی میں سے وہ تجلی جو ابداع خلق، تدبر وتدلی کی جامع ہے، اس پر ظہور کرتی ہے جس کے باعث ایسے انس وبرکات کا ظہور ہوتا ہے جس کی انتہا نہیں، گویا انتظامی امور کائنات خود بخود ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے کلماتِ فخریہ فرمائے ہیں اور ان سے تسخیر عالم کا ظہور ہوا ہے۔

اس کی تائید قربِ نوافل کی حدیثِ قدسی سے بھی ہوتی ہے۔ دیکھئے

كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ ۔ (حدیثِ قدسی) (۲۸)

(۲۷) ہمعات، ہمعہ ۱۶، صفحہ ۴۳ و ۴۴، مطبوعہ بیت الحکمت لاہور

(۲۸) اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس پیر بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں۔

صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، رقم الحدیث ۶۵۰۲، الجزء ۴، الصفحة ۱۲۹، دار احیاء التراث العربی بیروت

مطلب یہ کہ جب سالک اپنی ذات و صفات کو مٹا کر فنا فی الذات و الصفات حق تعالیٰ ہو جاتا ہے تو پھر وہ حق تعالیٰ کی ذات و صفات سے متصف اور باقی ہو جاتا ہے، حق تعالیٰ ہی اس کے کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور زبان بن جاتا ہے پھر اسی کے ساتھ بندہ پکڑتا ہے، حملہ کرتا ہے، بچاؤ کرتا ہے، چلتا ہے، پھرتا ہے، دیکھتا ہے، سنتا ہے یعنی ہر لحاظ سے وہ اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کا مظہر بن جاتا ہے اور کائنات میں متصرف ہوتا ہے۔

بغداد کا دولہا

حضور غوث الاعظم ۴۸۹ھ میں بغداد میں تشریف لائے اور آپ کے ورودِ بغداد کے ساتھ ہی روحانیت کا کچھ ایسا معنوی دور چلا کہ عراق میں بڑے بڑے وجاہت پسند علماء اور امراء میں روحانی انقلاب نمودار ہونا شروع ہو گیا۔ لوگ دین کی طرف زیادہ راغب ہو گئے، علماء جو وجاہت ذاتی کے لئے باہم دست و گریباں رہتے تھے عبادات و ریاضت میں ایک دوسرے پر سبقت حاصل کرنے کی کوششوں میں لگ گئے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جن کا ظاہری طور پر تو حضرت غوث اعظم سے استفادہ ثابت نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری بغداد کے وقت صدارتِ نظامیہ پر متمکن تھے اور علمی شان و شوکت کے ساتھ ریشمی چغے اور عبائیں زیب تن کر کے نظامیہ بغداد کی صدارت پر جلوہ گر ہوا تھے۔ حضور غوث اعظم کی محض تشریف آوری کے روحانی اثر سے ظاہری وجاہت ترک کر کے طریقت و سلوک کی طرف متوجہ ہو گئے اور بقیہ عمر مروّجہ دہریت کے خلاف جہاد میں بسر کی۔

فساد ختم

شیعہ، سنی اور حنبلی اشعری تنازعات ختم ہو گئے۔ سلجوقیوں کی خانہ جنگی بھی جس میں مسلمانوں کا بے شمار اتلاف جان ہو رہا تھا، بتدریج بند ہو گئی۔

غوث الاعظم کے خلفاء

حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے مسند ارشاد پر تشریف فرما ہوتے ہی آپ رضی اللہ عنہ کے خلفاء وشاگرد مشرق ومغرب میں پھیل گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کی تعلیم کے مطابق تبلیغ واحیائے دین کے مبارک مشن کو اس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ ہر ملک میں عوام وخواص اللہ کے رنگ میں رنگے جانے لگے اور آپ رضی اللہ عنہ کی ذاتِ گرامی کا پیرانِ پیر حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے القاب گرامی سے چہار دانگ عالم میں شہرہ ہوگیا۔

فیضِ عام

آپ کے مبارک دور میں عراق وعرب کی متذکرہ بالا اصلاحی صورت میں آپ کے ساتھ آپ کے خلیفہ حضرت عبدالقادہر اور ان کے بعد ان کے بھتیجے حضرت شہاب الدین سہروردی اوران کے خلیفہ حضرت شیخ سعدی شیرازی کی مساعی جمیلہ کو بھی دخل تھا۔

فیض یافتگان

اندلس میں حضرت عمار بن یاسر اندلسی جو حضرت عبدالقادر متذکرہ الصدر کے خلیفہ تھے حضرت ابومدین مغربی وحضرت شیخ محی الدین ابن العربی کے ارشاد وتبلیغ اور کشف وکرامات کے باعث موحدین کی سلطنت معرضِ وجود میں آئی جس کی وجہ سے اس نواح میں آئندہ کئی سو سالوں کے لئے اسلام کو استحکام نصیب ہوگیا۔ حضرت عمار بن یاسر کے خلیفہ حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہ جن کے سلسلۂ ارادت سے حضرت شمس الدین تبریزی شیخ بہاؤ الدین (والد حضرت مولانا روم) اور مولانا فخر الدین رازی جیسے جلیل القدر افراد ظاہر ہوئے۔

حالاتِ مصر

مصر کی حکومت باطینیہ بھی آپ ہی کے وقت میں زوال پذیر ہوکر بالآخر ۵۶۷ھ ء میں یعنی آپ رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد پانچ سال کے اندر اندر صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی

طرح مٹ گئی اور اس کی جگہ سلطان نور الدین زنگی اور پھر سلطان صلاح الدین ایوبی بساط حکومت پر نمودار ہوئے جنہوں نے مرکزی خلافت سے تعلق جوڑ کر اپنی سلطنتوں کو وحدتِ اسلامی میں منسلک کرتے ہوئے عباسی خلیفہ کا نام خطبے میں پڑھوانا شروع کیا اور پھر اپنے اپنے وقت میں یورپ کی متحدہ صلیبی طاقت کو کئی لڑائیوں میں کمر توڑ شکستیں دے کر بیت المقدس کو آزاد کرالیا۔

امام یافعی اور ابن اثیر نے اپنی کتب تاریخ میں ان دین دار حکمرانوں کی تعریف میں نہایت شرح وبسط سے تحریر کیا ہے۔

ان ہی ایّام میں غزنویوں کی تباہ شدہ سلطنت کی جگہ غوری خاندان نے ہندوستان میں ایک نئی اور وسیع تر اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی جس میں حضرت غوث الاعظم کے قریبی عزیز وفیض یافتہ حضرات خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری کا بھی ہاتھ تھا۔ بعد میں آپ کے خلفاء وشاگردوں اور مشائخِ چشت اہلِ بہشت اور مشائخِ سہروردیہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا، شاہ صدر الدّین، ابوالفتح شاہ رکن عالم ملتانی، سید جلالُ الدّین بخاری اوچی، مخدوم جہانیاں جہاں گشت اوچی، جناب لعل شہباز قلندر سندھی وغیرہ بزرگان نے اس برصغیر میں دور ونزدیک اپنی انتھک مساعی سے لوگوں کو دولتِ اسلام سے سرفراز فرمایا۔

گویا حضرت غوث الاعظم اور آپ کے بلاواسطہ وبالواسطہ فیض یافتگان کی کوشش سے نہ صرف دینِ اسلام میں نئی زندگی نمودار ہوئی بلکہ جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے اس کی روحانی قوتِ دفاع اس حد تک بیدار واُستوار ہوگئی کہ جب ساتویں صدی کے آغاز میں یعنی ٦١٥ ھ میں تاتاریوں کی قیامت خیز یلغار سے نصف صدی یعنی ٦٥٦ ھ تک اسلامی سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی تو ظاہری حالت کے

تقاضوں اور عام توقُعات کے برعکس اسلام کا چراغ گُل ہونے کے بجائے نہ صرف روشن رہا بلکہ صرف پچیس سال کے اندر اندر یعنی ۶۸۰ ھ تک خود ان غارت گروں کو اپنا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہو گیا سچ ہے

چراغے راکہ ایزد برفروزد
کسے کوتف زند راشیش بسوزد (۲۹)

اور یہ معرکۂ شاہی لشکر یا دنیوی طاقت سے سَر نہیں ہوا بلکہ اسی سُلْطَانُ الْوُجُوْد قُطْبُ الْوَقْت، خَلِیْفَۃُ اللہِ فِی الْاَرْضِ وَارِثِ کِتَاب وَنَائِبِ رَسُوْلُ اللہ اَلْمُتَصَرِّفُ فِی الْوُجُوْدُ عَلَی التَّحقِیْق مَظْھَرِ اَسْمَائے الٰھی غوثُ الاعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی تصرّف کا اعجاز تھا کہ دشمنانِ اسلام نے اسلام قبول کر کے اس کی وہ خدمات انجام دیں کہ باید وشاید (یعنی جیسی خدمات دینی چاہیے تھی)

تاتاریوں کا قبولِ اسلام

تاتاریوں کے قبولِ اسلام کا واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں، کتبِ تاریخ میں لکھا ہے کہ تاتاریوں کے غلبے کے بعد سلسلۂ عالیہ قادِریہ کے ایک خراسانی بزرگ اشارۂ غیبی پا کر ہلاکو خان کے بیٹے تگودار خان کے پاس پہنچے، تو وہ شکار سے واپس آرہا تھا اور اپنے محل کے دروازے پر اس درویش کو دیکھ کر باندازِ تمسخر وحقارت سے کہنے لگا کہ اے درویش! تمہاری داڑھی کے بال اچھے ہیں یا میرے کتّے کی دم۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً فرمایا کہ میں بھی اپنے مالک کا کتا ہوں

(۲۹) جس چراغ کو حق تعالیٰ روشن کرے کس کو ہمت ہے جو اس فانوس کو ملامت کرے

اگر میں اپنی جانثاری اور وفاداری سے اسے خوش کر پاؤں تو میری داڑھی کے بال اچھے ہیں ورنہ آپ کے کتّے کی دُم اچھی ہے جو آپ کی فرماں برداری کرتا ہے اور آپ کے لئے شکار کی خدمت انجام دیتا ہے۔

تگودار خان پر اس اندازِ گفتگو کا بہت اثر ہوا اور اس نے آپ کو اپنا مہمان رکھ کر آپ کی تعلیم و تبلیغ کے زیر اثر در پردہ اسلام قبول کر لیا مگر اسے اس خیال سے ظاہر نہ کیا کہ

ناسازگاریٔ حالات کے پیشِ نظر کہیں اپنی قوم کو ذہنی طور پر نیا مذہب قبول کرنے کے لئے تیار کر سکوں وہ درویش واپس وطن تشریف لے گئے مگر چونکہ وقت پورا ہو گیا تھا اس لئے قضائے الٰہی دَاعِیِ اَجَل کو لبیک کہہ گئے، بَمِصْدَاقْ

"ہر چہ پدر نتوانست پسر تمام کند"(۳۰)

کچھ عرصے بعد ان کے صاحبزادے باپ کی جگہ حسبِ وصیّت تگودار خان کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ باقی سردارانِ قوم تو قریباً مائل ہو گئے ہیں مگر ایک سردار جس کے پیچھے جمعیت ہے آمادہ نہیں ہو رہا ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تگودار خان کے مشورے سے اسے بلایا اور تبلیغ فرمائی مگر اس نے کہا میں ایک سپاہی ہوں جس کی ساری عمر جنگ میں گزری ہے میں صرف طاقت میں ایمان رکھتا ہوں اگر آپ میرے پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیں تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ یہ بات سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے تگودار خان کے منع کرنے کے باوجود اس سردار کا چیلنج منظور کر لیا

(۳۰) جو کام باپ نہ کر سکا بیٹے نے کر دیا

اور مقابلے کے لئے تاریخ ووقت کا تعیّن کر کے اجتماعی ناظرین کے خیال سے اعلانِ عام کرادیا۔ تگودار خان نے بہتیرا کہا کہ ایک تاتاری نوجوان پہلوان سے ایک سن رسیدہ کمزور جسم درویش کا مقابلہ ناانصافی اور قتلِ عمد کے مُتَرادِف ہے مگر مخالف سردار نے کہا کہ یہ مقابلہ ہو کر رہے گا۔ اوّل تو اس لئے کہ اس درویش کے قتل سے اس قسم کے دوسرے دخل در معقولات کرنے والوں کو عبرت ہوگی اور دوم اس لئے کہ خانِ اعظم یعنی تگودار خان آئندہ اس قسم کے چلتے پھرتے لوگوں کی باتوں کو دَرخورِ اِعتنا نہ سمجھا کریں گے۔

چنانچہ مقررہ دن ہزارہا مخلوق کی موجودگی میں مقابلہ ہوا۔ حضرت نے جاتے ہی ایک طمانچہ اس زور کا اس تاتاری پہلوان کے منہ پر رسید کیا کہ اس کی کھوپڑی ٹوٹ گئی اور لوگوں میں شور مچ گیا سب لوگ حیران تھے کہ یہ کیا ہوگیا ہے انہیں کیا معلوم کہ یہ مخنی قسم کا درویش کس کا پہلوان تھا۔

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیال فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوّتِ حیدری

چنانچہ اس کا یہ اثر ہوا کہ نہ صرف اس سردار نے حسبِ وعدہ میدان میں نکل کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ کو بوسہ دے کر اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا بلکہ اکثر حاضرین بھی اسلام لے آئے اور تگودار خان نے اپنے اسلام لانے کا اظہار کر کے اپنا نام احمد رکھا، تاریخ میں اس کا نام یہی تحریر ہے اپنے دورِ اقتدار میں اس نے سلاطینِ مصر سے بھی تعلقات اُستوار کرنے کی کوشش کی لیکن تاتاری جرنیلوں نے بِالْعُمُوْمْ اس کے اسلام لانے کو پسند نہ کیا اور بغاوت کی۔ احمد باوجود مقابلہ کے

کامیاب نہ ہوسکا اور شہید ہوگیا۔ مؤرِّخین نے اس واقعہ کو قدرت کی ایک عجیب ستم ظَرِیفی قرار دیا ہے (نعوذ باللہ) کہ باپ یعنی ہلاکو خان تو اسلام اور عرب تہذیب کو تباہ کرے اور بیٹا یعنی احمد (تگودار خان) اسی تہذیب اور اسلام کے تحفّظ کے لئے اپنی جان قربان کردے۔

اگرچہ اس واقعہ سے تاتاریوں میں اشاعتِ اسلام کی رفتار قدرے سست پڑگئی مگر چونکہ دوسری طرف ہلاکو خان کا ایک چچازاد بھائی برکہ ۱۲۵۶ء تا ۱۲۶۶ء بھی حضرت شیخ شمس الدین باخوری کے دستِ حق پر اسلام قبول کرچکا تھا پھر احمد یعنی تگودار خان کے بھتیجے کے بیٹے غزن محمود (۱۲۹۵ء تا ۱۳۰۴ء) نے بھی اسلام قبول کرلیا اس لئے وسطِ ایشیا کی تاتاری حکومت تاتاری اسلامی حکومت میں بدل گئی اس غزن محمود کے خلاف بھی اس کے جرنیلوں نے تبدیلِ مذہب کے باعث بغاوت کی مگر وہ سب کو شکست دے کر غالب آنے میں کامیاب ہوگیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تقریباً تمام تاتاری قبائل اسلام لے آئے۔

ہر بنائے کُہنہ کہ آباداں کنند
اول آں بنیاد را ویراں کنند (۳۱)

ایک وہ وقت تھا کہ تاتاری کفار کے ابتدائی حملے کے وقت سلطان علاؤ الدین محمد خوارزم شاہ نے بقولِ مشہور یہ کہہ کر اپنا گھوڑا لوٹا لیا تھا کہ اسے ملائکہ اور اولیاءاللہ کی ارواح چنگیزی لشکر کے سروں پر سایہ فگن یہ کہتی نظر آتی ہیں

(۳۱) ترجمہ: ہر مضبوط بنیاد کو جو آباد کرتے ہیں سب سے پہلے وہی اس بنیاد کو برباد کرتے ہیں۔

اَیُّھَا الْکُفَرَۃُ اُقْتُلُوا الْفَجَرَۃَ

اے کافرو! ان فاجروں کو قتل کرو۔

جس کے نتیجے میں لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کا خون بہا اور ایک وقت یہ آیا کہ ایک تنہا درویش نے اپنی قوتِ یدُ اللّٰھی کا مظاہرہ کرکے لاتعداد تاتاریوں کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا۔ گویا ہر دو صورتوں میں مشیّتِ اَیزدی حسبِ تقاضائے وقت واحوال اسی تجلی کی شانِ تدبیر کارفرما تھی۔ سچ ہے

ازماست کہ برماست (۳۱)

جو مصیبتیں ہم پر ہیں وہ ہمارے اپنے اعمال کی وجہ سے ہیں۔

اللہ اکبر اسلام کی نشاۃ ثانیہ۔

یہ فیض میرے غوث پیا جیلانی کا۔ اللہ تعالیٰ نے قدرت دی اپنے بندے عبدالقادر کو، سبحان اللہ۔

کس کا فیض

اگر غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض و برکات کا چشمہ نہ پھوٹتا تو آج نہ مسجدیں ہوتیں نہ مدارس ہوتے نہ اسلام ہوتا نہ مسلمان لیکن افسوس! اس محسن کے احسان کو فراموش کرکے ان کی ذات کو کیسے عجیب وغریب طریقہ سے اپنے فتوؤں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

(۳۱) ترجمہ: ہر مضبوط بنیاد کو جو آباد کرتے ہیں سب سے پہلے وہی اس بنیاد کو برباد کرتے ہیں۔

(زُبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار، صفحہ ۵ تا صفحہ ۱۱، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور)

ہندوپاکستان پر فیض کا اِجراء

حضرت مولانا عبدالقادر اربلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور تصنیف تَفْرِیح الخَاطِرْ فِیْ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرْ میں لکھتے ہیں کہ:

(وَقَالَ) الشَّیْخُ نُوْرُ اللهِ حَفِیْدُ الْفَقِیْهِ الشَّیْخِ حَسَنِ الْقُطْبِیِّ فِی اللَّطَائِفِ الْقَادِرِیَّةِ اِنَّ شَیْخَ الْوَاصِلِیْنَ مُعِیْنَ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ الْجِشْتِیَّ طَلَبَ الْعِرَاقَ مِنَ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ فَقَالَ لَهٗ الْغَوْثُ أَعْطَیْتُ الْعَرَاقَ لِشَهَابِ الدِّیْنِ عُمَرَ السُّهْرُوَرْدِیِّ وَأَعْطَیْتُكَ الْهِنْدَ رِضْوَانُ اللهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ۔ (۳۲)

شیخ نور اللہ جو کہ فقیہ شیخ حسن قطبی کے پوتے ہیں "اَللطَائِفُ الْقَادِرِیَّہ" میں لکھتے ہیں کہ: بے شک سلطانُ الواصلین غریب نواز نے غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عراق طلب فرمایا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے عراق شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیا ہے تجھے میں نے ہندوستان دیا۔

زندہ کرامت: ۔یہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندہ کرامت اور عینی مشاہدہ ہے کہ ہندو پاکستان میں جتنا عروج وتصرّف سلسلۂ چشتیہ کو حاصل ہے دوسرے سلاسلِ طیّبہ کو بہت کم ہے۔

ایسے ہی عراق وغیرہ میں حضرت شہاب الدین سہروردی کے سلسلۂ مبارکہ کا طوطی جس طرح بول رہا ہے، دوسرے سلاسل کو وہ مرتبہ حاصل نہیں ایسے ہی سلسلۂ

(۳۲) تفریح الخاطر ذکر المنقبة الحادیة عشر فی استفاضة خواجه معین الحق والدین الجشتی من الغوث الاعظم رضی اللہ عنه، الصفحه ۲۶، مطبوعه مصر

نقشبند پر بھی پیرانِ پیر کا فیض ہوا۔ یہ لقب نقشبند بھی پیرانِ پیر کے فیض کا پتہ دیتا ہے اور سلسلہ قادریہ تو ہے ہی سراپا فیض جو ملا جس کو ملا اس در سے ملا۔

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

بحر وشہر و قری سہل و حزن دشت وچمن
کون سے چک پہ پہنچتا نہیں دعویٰ تیرا

جملہ سلاسل کی تصوف کی وابستگی

یہی وجہ ہے کہ جملہ سلاسل کے مشائخ نے حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا ہے۔ نمونہ کے طور پر چند بزرگوں کی نظمیں پیش کرتا ہوں۔

سلطان الہند خواجہ خواجگاں معین الدین چشتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

یاغوثِ مُعَظَّم نورِ ھدیٰ مختارِ نبی مختارِ خدا

اے غوثِ معظّم! ہدایت کے نور، (آپ) اللہ تعالیٰ کی عطا سے بااختیار ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آپ کو بااختیار کیا ہے

سلطان دوعالم قطبِ عُلی حیران زجلالت ارض وسما

سلطانِ دوعالم قطبِ بلند قدر آپ کی جلالت قدر سے زمین وآسمان حیران ہیں۔

دربزم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالی شانی ستار عیوب مریدانی
درملک ولایت سلطانی اے منبع فضل وجودوسخا

سرورِ کونین آقا دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کی بزم اقدس میں آپکی شان بلند ہے، آپ اپنے مریدوں کے عیوب ڈھانپتے ہیں ملک ولایت کے آپ سلطان ہیں اور فضل وجودوسخاوت کا منبع ہیں۔

چوں پائے نبی ﷺ شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قامت
اقطاب جہاں درپیش درت افتادہ چو پیش شاہ گدا

جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم کا قدم مبارک آپ کے سر اقدس کا تاج ہے تو
آپکا قدم مبارک تمام جہاں کے سر کا تاج ہے
تمام عالم کے اقطاب آپ کے در کے سامنے اس طرح پڑے ہیں
جس طرح بادشاہ کے سامنے گدا

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ

قبلہ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا حضرت غوث الثقلین

اہل صفا یعنی اولیائے کرام کا قبلہ غوث الثقلین
ہر جگہ مدد فرمانے والے غوث الثقلین

شیخ نور اللہ سورتی علیہ الرحمہ

گر نہ بینی در نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہمقریں
شیخ محی الدین نہ وارد ثانی خود نیز ہم
کز کمالات و تصرفہا کہ خاص شان اوست
گر کسے خواہد بیان کردن نکردو پیش وکم

اگر تمہیں نبوت میں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثانی نظر نہیں آتا (جو یقیناً نہیں ہے) تو شیخ محی الدین بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے کیونکہ جو کمالات وتصرفات ان کے ہیں وہ انہی کی شان ہے کوئی بیان کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔

شیخ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ

گرکسے واللہ بعالم روئے عرفانی است
از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است
ہست ہردم جلوہ کہ ازچہرہ اش از حسین وحسن
زان جمالش مصطفی راراحت ریحانی است

اللہ کی قسم! دنیا میں جسے بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت ملی ہے، شاہ عبد القادر جیلانی کے صدقے ملی ہے، ان کے چہرہ مبارک سے ہردم حسین وحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جلوہ ہورہا ہے، ان کا جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو بکھیر رہا ہے۔

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

غوث اعظم دلیل راہ یقین
بالیقین رہبر اکابر دیں

یعنی حضرت غوث اعظم راہ یقین کی دلیل ہیں
آپ بلا شبہ اکابر دین کے راہبر و راہنما ہیں۔

اوست در جملہ اولیاء ممتاز
چوں پیمبر در انبیاء ممتاز

یعنی آپ تمام اولیاء اللہ میں اس طرح منفرد ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کرام علیہم السلام میں نمایاں وممتاز ہیں۔

من کہ پروردہ نوال ویم
عاجز از مدحت کمال ویم

میں ان کے نوالے کا پلا ہوا ہوں (پروردہ ہوں) ان کے فضل وکمال کی تعریف کرنے سے عاجز ہوں

دردو عالم بہ اوست امیدم
ہست باوے امید جاویدم

یعنی دونوں جہاں میں میری امیدیں آپ کی ذات سے وابستہ ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ہمیشہ کی امیدوں کے محور ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت

مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

پیر پیراں میر میراں اے شہ جیلاں توئی
انس جان قدسیاں و غوث انس و جان توئی
سر توئی سرور توئی سر را سرو ساماں توئی
جاں توئی جاناں توئی جاں را قرار جاں توئی

ترجمہ

اے جیلان کے شہنشاہ! پیروں کے پیر اور میروں کے میر آپ ہی ہیں
فرشتوں کی جان کی راحت اور انسان وجنات کے غوث آپ ہی ہیں
سر بھی آپ ہیں سردار بھی آپ ہیں اور سروساماں بھی آپ ہیں
جان بھی آپ جاناں بھی آپ اور جان کا قرار بھی آپ ہی ہیں

شاہ شہاں شاہ عبدالقادر است
دل نشین و دلربا و دلبر است

صبا بحسن ادب گو تو غوث اعظم را
خدا سپرد بہ تو کار ہر دو عالم را
تو آں شہی کہ کنی رد قضائے مبرم را
بری ز خاطر ناشاد محنت و غم را

ترجمہ

شاہ عبدالقادر بادشاہوں کے بادشاہ ہیں
دلنشیں دلربا اور دلبر ہیں

اے بادِ صبا! حسن ادب سے غوث اعظم کی بارگاہ میں عرض کرنا
کہ خدا نے آپ کو دونوں عالم کے معاملات سپرد فرمائے ہیں۔
آپ وہ بادشاہ ہیں کہ قضائے مبرم کو پلٹ دیتے ہیں
ناشاد دل کے رنج والم کو دور فرمادیجئے۔

حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد برخودار ملتانی محشی نبراس و مصنف تصانیف کثیرہ اپنی مشہور تصنیف غوثِ اعظم میں اور حضرت مولانا فیض احمد صاحب (مدظلہ) اپنی معروف تصنیف ''مہر منیر'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی (رحمۃ اللہ علیہ) نے ایک روز فرمایا کہ غوث زماں حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

بر شیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

مگر میں کہتا ہوں

بر پیراں شرف دارد سگ درگاہ جیلانی

آگاھی

اس سلسلے میں آگاہ رہیے کہ حضرت میر میراں ، پیر پیراں ،محبوبِ سبحانی ، قطبِ ربانی، شہبازِ لامکانی ، قندیل نورانی، قطعاتِ قرآنی ، راحتِ ایمانی، جملہ مشکلات کی آسانی،فخر دوجہانی ، دستگیر صمدانی، زنبیل روحانی، وزیر جاودانی، آیاتِ ربانی، علاماتِ رحمانی، قدرتِ سلطانی،غوثِ حقانی حضرت سرکار پیر سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی منقبت کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ صرف اہلِ حق خواص اولیاء اللہ کے کلامِ بلاغت تمام جمع کئے جائیں تو ایک دفتر درکار ہے۔عوام کا شمار ہی ماوراُالحد(حد سے باہر) ہے،اللہ جسے عزت ہے۔

اطلاع

البتہ آپ اس فقیر محمد فیض احمد اُویسی غفرلہ کی ایک تصنیف کا مطالعہ کریں جس میں چند اکابر اولیائے کرام اور علمائے محققین کے اقوال نظم ونثر دونوں صورتوں میں جمع کر کے ایک گلدستہ بنا دیا ہے۔کتاب کا نام ہے''مناقب اولیاء فی شان غوث الوریٰ''

گزارش

یہ کتاب تا حال طبع ہوکر کتاب کی پیاری سی صورت لے کر مارکیٹ میں نہیں آسکی۔اس کے علاوہ بھی میری کئی سو کتابیں لکھی ہوئی ہیں مگر اِن کو کتاب کی طبع شدہ شکل دینے کے لئے رقم درکار ہے۔بہر حال یہ قیمتی کتاب اگر آپ شائع کروانا چاہیں رابطہ کیجئے ،فقیر اُویسی دعا ہی کرسکتا ہے،اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔آمین

تراکیب وخواص

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض

ولا فی السمآء وھو السمیع العلیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

تمھید

قصیدہ غوثیہ شریف کے پڑھنے کی فقیر کو حضرت خواجہ محمد سلطان بالا دین اُویسی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت بخشی اور ساتھ ہی اپنے خادمِ خاص مولوی محمد بخش مرحوم سے لکھوا کر بھی عطا فرمایا۔ فقیر کے اوراد میں ہے اور صرف اس ارادہ پر پڑھتا ہوں کہ اس میں حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے کمالات کا بیان ہے اور یہ قصیدہ شریف خاص حضور غوثِ پاک قدس سرہ العزیز کا فرمودہ ہے جس کو غیر مذاہب بھی تسلیم کرتے ہیں۔ فقیر نے اس کے بہت سے نسخے دیکھے مگر کوئی بھی اغلاط سے محفوظ نظر نہ آیا۔ متعدد جگہوں میں فتح، کسرہ، ضمہ یعنی حرکات کی اغلاط نظر آئیں اور بعض جگہوں میں الفاظ کی اغلاط بھی موجود پائیں جس کی وجہ سے عوام الناس کو صحیح پڑھنا بہت دشوار تھا۔ فقیر اس بات کا احتیاط رکھتے ہوئے اس کا ترجمہ بھی ساتھ نقل کر رہا ہے۔

فائدہ: یہ قصیدہ مبارک تمام دینی اور دنیاوی حاجتوں کو پورا کرنے، مشکلات کو آسان کرنے، بزرگوں کی زیارت بلکہ اللہ تعالیٰ کے حصولِ کرم اور جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت سے مستفید ہونے کے لئے بلکہ تمام اُمورِ دینی ودنیوی برلانے میں یکتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ صاحبِ عمل کو کسی کامل بزرگ سے اجازت ہو، جلالی

و جمالی اشیاء سے پرہیز ہو، شریعت کا پابند ہو اور درست گو اور اکل حلال پر عمل پیرا ہو، اس کے ہر حصے کی کئی ترکیبیں ہیں۔

قصیدہ غوثیہ شریف کی تراکیب ورد ایک الگ موضوع ہے اور قصیدہ غوثیہ شریف کے خواص ایک الگ موضوع ہے، فقیر دونوں کے متعلق عرض کرتا ہے۔

تراکیب قصیدہ غوثیہ شریف

قصیدہ غوثیہ شریف کو وردِ زبان رکھ کر فوائد و برکات حاصل کرنے کے دو طریقے اور تراکیب ہیں۔

(۱) پورے قصیدے کا ورد کرنا۔ (۲) ہر شعر کا الگ الگ ورد کرنا۔

پورے قصیدے کا ورد کرنا

پہلا طریقہ: سالم قصیدہ بھی پورے تیس کے تیس اشعار کو مسلسل ورد کرنے کا طریقہ یوں ہے کہ ہر اسلامی مہینے چاند کی پہلی تاریخ کو عشاء کی نماز کے بعد یا نمازِ تہجد کے بعد اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے پھر اکتالیس مرتبہ قصیدہ غوثیہ شریف پڑھے۔ پھر اس ختم شریف کا ثواب سلسلۂ قادریہ کے تمام بزرگوں کے مشائخ اور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی روح طیبہ کے لئے ایصال کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس کا ثواب پیش کرے اور اپنے لئے دعا کرے۔

دوسرا طریقہ: سارے قصیدہ شریف کو کم از کم تین بار روزانہ صبح و شام پڑھے، پھر دعا مانگے، اکتالیس دن تک کرے پھر روزانہ ایک بار۔

تیسرا طریقہ: ہر روز ایک بار قصیدہ شریف کا ورد بعد از عشاء، فجر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے۔

چوتھا طریقہ: پیرو مرشد جس طریقہ سے بتائیں اسی طریقہ سے پڑھے، یہ بھی سارے کے سارے طریقے بابرکت ہیں اور سودمند ہیں۔ یاد رہے کہ ہر طریقے میں اپنے شیخ، اپنے مرشد اور اپنے پیر کے چہرۂ مبارک کا تصور ذہن میں رکھے۔

ہر شعر کا الگ الگ ورد کرنا

قصیدہ غوثیہ شریف کے ورد کرنے کی دوسری ترکیب یہ ہے کہ اس کے ہر ہر بیت اور ہر ہر شعر کو الگ الگ ورد کرنا۔ یہ طریقہ سہل بھی ہے اور آسان بھی مگر ہم اس کو خواصِ قصیدہ کے بیان میں خواصِ اشعار کے عنوان سے وضاحت کے ساتھ بیان کریں گے۔

جس کو تمنا ہو اس کی اس مراد کے لئے شعر بھی درج ہے اور شعر کا وظیفہ کرنے کا طریقہ بھی درج ہے۔

اشعار کی ترتیب کے حوالے سے ہم نے ہر شعر سے پہلے لکھ دیا ہے کہ یہ کون سا شعر ہے، دوسرا، تیسرا، چوتھا، پہلا یا آخری۔ لیجئے اب خواص قصیدہ پڑھئے۔

خواص قصیدہ غوثیہ شریف

قصیدہ غوثیہ کے خواص سے مراد ہے فضائل و برکات قصیدہ جن کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس قصیدہ غوثیہ شریف کے خواص فضائل اور فوائد بیشمار ہیں۔صرف تبرک کے طور پر چند ایک عرض کردیئے جائیں گے۔

خواص قصیدہ کی اقسام دو ہیں: پہلی قسم پورے قصیدے شریف کی اپنے ورد میں رکھنے کی فضیلت پر مشتمل ہے اور دوسری قسم میں الگ الگ شعر کی فضیلت ،خاصیت اور برکت کا بیان ہے۔

پورے قصیدے کے خواص

گذشتہ صفحات میں ہم نے جو تراکیب قصیدہ بتائی ہیں ان میں پورے قصیدے کوورد کرنے کی پہلی ترکیب یا پہلے طریقے کے اسناد یہ ہیں۔

زیارتِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے لئے گیارہ دن تک پڑھے، پاکیزہ رہے، شریعت پر عمل کرے، نماز قضا نہ ہونے دے اور گیارہویں دن حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے گیارہویں شریف کی نیاز دلائے۔

ازدیادِ عشق اور علومِ معرفت کے حصول کے لئے قصیدہ شریف کے ترجمہ کو نظر کے سامنے رکھ کر قصیدہ شریف پڑھے، پہلا طریقہ کافی اسرار اور علوم معلوم ہوں گے مگر کسی سے ذکر نہ کرے سوائے مرشد کے سوا۔

مقدمہ سے کامیابی اور بچیوں کے رشتے جلد طے ہونے کے لئے بھی یہ پہلا طریقہ تیز بہدف ہے۔ "وهو الله المسبب الاسباب"

دوسرے طریقے کے مطابق قصیدہ شریف پڑھنے سے نسبتِ قادریت مضبوط ہوتی ہے، قلبی طور سے شوقِ دیدار اور عشق کا غلبہ شروع ہوجاتا ہے، اس سے رفتہ رفتہ تمام بُری عادات چھوٹ جاتی ہیں۔ اس طریقے پر عمل کرنے والوں کو نیکی کا کوئی کام کرتے وقت بوجھ محسوس نہیں ہوتا، نفس کے بھاری پن سے نجات مل جاتی ہے۔ خاص کر مصنف، صحافی اور اہلِ قلم حضرات کے لئے اور ہر مقروض شخص کے لئے تو یہ غیبی تحفہ ہے۔

یہی دوسرا طریقہ ہارٹ اٹیک کے مریضوں کے لئے ترجمہ کے ساتھ پڑھنا کمال نافع ہے۔ ان مریضوں کو ایک بار چینی کی پلیٹ پر نیلی روشنائی سے لکھ کر

پلادیں، اللہ کریم شفادے گا۔

تیسرا طریقہ دین کے طالب علموں کے لئے نافع وشافع ہے۔ اس کر پڑھنے کے لئے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھیں، ہلکی سی آواز، گنگنا کر، سوز وساز سے بھری آواز میں پڑھیں۔ یہ علمِ دین کے آسان ہونے کے لئے تیز بہدف نسخہ ہے۔ قرآن شریف حفظ کرنے والوں کے لئے یہ طریقہ کمالِ شفا ہے اسے روزانہ پابندی سے پڑھنے والوں کے لئے حفظِ قرآن کی منزل آسان ہوجاتی ہے۔ سبقی اور منزل بھی پکی ہوجاتی ہے۔ اگر سر میں درد ہوتو ایک بار قصیدہ شریف روغنِ بادام کی شیشی پر دم کر کے رکھ لیں پھر روزانہ رات کو سوتے وقت تین چمچ روغنِ بادام اور ایک گلاس نیم گرم دودھ پی لیا کریں، ذہن کی تیزی اور یادداشت کی مضبوطی کے لئے قاہر وجابر نسخہ ہے۔

چوتھے طریقہ کے اسناد گرامی بھی مرشد پاک جو کامل ہوں گے خود بتائیں گے۔

ضروری بات

قصیدہ غوثیہ کی برکتیں اور فضیلتیں کافی زیادہ ہیں۔ بے سکون اور پریشان طبیعت لوگ اس قصیدہ شریف کو شام کے وقت اپنے مکان کی چھت پر کھڑے ہوکر یا عصر کی نماز کے بعد مسجد کے صحن میں جا کر ننگے سر ہوکر پڑھیں تو دل کی بے چین دنیا میں قرار آجائے گا، سکون ملے گا۔ بے سہارا لوگ اب اپنے اوپر غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی شفقت کا ہاتھ محسوس کریں گے لیکن یہ سب فوائد حاصل کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں جو درج کی جاتی ہیں۔

شرائط ورد

۱۔اس قصیدہ شریف کے پڑھنے والے کا عقیدہ مسلکِ حق ہو، اہلسنّت و جماعت حنفی بریلوی رضوی ہو۔

۲۔حسنِ اعتقاد ہو، جو شخص زبان سے تو پڑھ رہا ہو مگر دل میں شکوک وشبہات ہوں اسے کیا خاک فائدہ ہوگا۔

حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

ایں	تسبیح	کے دارد	اثر
برزباں	اللہ	اللہ بردل	گاوٗ خر

ترجمہ: یہ تسبیح کیا اثر کرے گی کہ زباں پر اللہ اللہ ہو رہا ہو اور دل میں گدھے گائے یعنی ادھر اُدھر کے خیالات آرہے ہوں۔

۳۔تیسری شرط یہ ہے کہ قصیدہ غوثیہ شریف کو پڑھنے سے حضور غوثِ پاک کی نیاز کسی میٹھی چیز پر دلا دیں۔ضروری نہیں پُر تکلف ہو بس حسبِ حیثیت چاہے چینی کے چند دانے ہوں۔

۴۔ہر ورد سے پہلے صلوٰۃ غوثیہ یعنی درود غوثیہ ضرور پڑھیں، درودِ غوثیہ کو اس کتاب میں درج کردیا گیا ہے۔

۵۔تمام مسلمانوں کے لئے پہلے دعا مانگیں پھر اپنے لئے دعا مانگیں۔

لیجئے اب ہر شعر کا الگ الگ وظیفہ، ورد رکھنے کا اور معمولاً پڑھنے کا طریقہ درج کیا جاتا ہے، پڑھئے اور فوائد سے اپنی جھولی کو مالا مال کیجئے۔

الگ الگ ورد کرنے سے پہلے یہ یاد رکھیں کہ کم از کم ورد شروع کرنے

والے پہلے دن پورا قصیدہ شریف ایک بار پڑھ لیجئے، پھر بعدازاں حسبِ ہدایت اللہ کریم منظوری سے نوازے۔آمین

خواص الاشعار

فقیر یہ عرض کر چکا ہے کہ ہر ہر شعر کی الگ الگ تراکیب قرأت اور طریقۂ ورد ہے، اسی طرح ہر ہر شعر کے الگ الگ خواص اور فوائد بھی ہیں جن کو ترتیب کے ساتھ درج کیا جاتا ہے۔

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ا۔ پہلے شعر کے خواص

یہ پہلا حصولِ مقصد کے لئے ہے، اسے بکثرت ورد میں رکھنا چاہیے۔اس کے اوّل وآخر درودِ غوثیہ شریف کم از کم پانچ بار ضرور پڑھیں۔ 11 دن تک یہ وظیفہ کریں، بکثرت سے مراد 313 ہے بوقت بعدازنمازِ فجر۔

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُسٍ
فَھِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

۲۔خواص دوسرا شعر

قصیدہ غوثیہ شریف کے پہلے شعر کو اس دوسرے شعر کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ یہ نسخۂ کیمیا ہے ہر مراد کے لئے۔ درجِ بالا طریقے کے مطابق ہی پڑھیں مگر بعدازنمازِ عشاء پڑھیں اور پھر بعدازاں درود شریف پڑھنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں

اللھم اسقنی من شرابك الطھور بعزتك وجلالك

یاواحدیااحد اللهم اعطنی من رحیقك المختوم حتی

تطفی غلبات ارادتی بحق سیدنامحمدصلی الله تعالیٰ علیه

وآله وسلم

اللهم انی اسئلك ان اکون مسکینا فی قضاءك وقدرك

یاارحم الراحمین یااکرم الاکرمین یااحکم الحاکمین

یاحیی یاقیوم بحق کاسات الوصالی

اب ایک باردرود شریف پڑھ لیں۔

نوٹ: پہلے شعر کو معرفتِ الٰہی کے لئے باپرہیز ایک ہزار بار گیارہ دن تک پڑھیں۔ محبوب کی ملاقات یا تسخیر کے لئے 500 بار پڑھیں، اوّل وآخر 11 باردرود غوثیہ پڑھیں۔

یقین ہے تو منزل بس ہاتھ بھر کی ہے۔

پہلے شعر کو روزانہ صرف 11 بار پڑھے اللہ کریم کی محبوبی نصیب ہوگی، پھر 11 باریہ دعا بھی پڑھے

یاالله یاوهاب یارب هب لی ملك عشقك

بحق یابدیع العجائب بالخیریابدیع

جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا۔

اگر کوئی مقروض ہو تو دوسرا شعر روزانہ 75 مرتبہ پڑھے، قرض بھی دور ہوگا، کشائش بھی ہوگی۔ دوسرا شعر پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے

یاعلیم عالم الغیب یاخبیر اخبرنی بخیرك

75بار پڑھے،تاثیر بخش ہے۔

فَقُلْتُ لِسَآئِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا

بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

۳۔خواص تیسرا شعر

اس تیسرے شعر کو جمیع امراض میں اور اندرونی بخار کے علاوہ ہر قسم کے بخار کے یا مرض کے لئے 41 مرتبہ چینی پر یا کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کرے اور مریض کو کھلائے ان شاء اللہ شفاء پائے۔آخر میں یہ دعا بھی پڑھے

اللھم یاشافی الامراض اشف ھذا المرض بحق یاحنان یامنان

یامالك الملك یاذوالجلال والاکرام اجب دعوتی ھذہ

پھر درود شریف پڑھے۔

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

۴۔خواص چوتھا شعر

دردِ سر دائمی کے لئے نایاب چیز ہے۔اس چوتھے شعر کو 11 بار پڑھ کر دم کرے،ساتھ یہ دعا بھی ملالے

اللھم یاذالعطایا ویاواھب العطایا

یاغافر الخطایاانت الرحمن الرحیم

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ

وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

۵۔خواص پانچواں شعر

یہ مرگی کا زبردست علاج ہے۔ یہ پانچواں شعر 41 مرتبہ پڑھ کر دم کرے۔ اسی اطرح تپ لرزہ کے مریض کے لئے بھی اسی طرح کرے بعدازاں تین بار یہ دعا پڑھے

یامنہ یامنان یامجیب دعوۃ المضطرین

مَقَامُکُمْ الْعُلٰی جَمْعًا وَّ لٰکِنْ

مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

۶۔خواص چھٹا شعر

کسی عہدے، مقام ومنصب اوردرجے میں ترقی اور برکت اورمزید عزت افزائی کے لئے روزانہ یہ شعر 100 بار پڑھے بعد میں یہ دعا 3 بار پڑھے

یالطیف یاوکیل یاکفیل یااللہ البشر

یاصاحب العز والعظمۃ اجب دعوتی ودعائی

اَنَافِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ

یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

۷۔خواص ساتواں شعر

جوشخص یہ چاہے کہ میں جودعا کروں وہ قبول ہوجایا کرے وہ روزانہ

ساتواں شعراور اس کے ساتھ یہ دعا 100 بار پڑھ لے

یاحنان یامنان اللہ نعم الوکیل اللھم سلطنی وغلبنی ونصرنی علیٰ نفس الامارۃ السوء وکل من عادانی وسادانی فی سواد اللیل وبیاض النہار برھبوت وعظموت وجبروت جلالك یاعزیز الجبار سبحان اللہ عما یشرکون یاذوالجلال والاکرام۔

اوّل وآخر 3 بار درود شریف پڑھے۔

اَنَاالْبَازِیُّ اَشْھَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

۸۔خواص آٹھواں شعر

مشکلات کی آسانی اور اکفائے مہمات کے لئے آٹھواں شعر صرف 100 مرتبہ 11 دن تک کسی بھی وقت پڑھ لیا کرے اور آخر میں یہ دعا پڑھے

اللھم انت تولج الیل فی النہار وتولج النہار فی الیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحیی وترزق من تشاء بغیر حساب بحق اھیا آاجب دعوتی ھذہ

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

۹۔خواص نواں شعر

ظالم افسر یا بے دین حاکم سے نجات کے لئے یا اس کے شر سے بچنے کے لئے، کسی ظالم کے ظلم سے محفوظ رہنے کے لئے ایک تسبیح 100 دانوں والی پڑھنے کے

بعد یہ دعا پڑھے

اللھم تقبل دعاءی بحق کھیعص حمعسق بحق ن والقلم ٥

وبحق وتمت کلمت ربك صدقا اللھم اجب دعوتی ودعاءی

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

۱۰۔خواص دسواں شعر

کسی جن، دیو، پری، بھوت پریت کا سایہ ہو یا کسی ہوائی چیز کا خلل محوس ہو تو یہ شعر 500 مرتبہ پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں

وانہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یامجیب یامجیب

پھر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں ان شاءاللہ تعالیٰ شفاء ہوگی۔

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٍ

۱۱۔خواص گیارہواں شعر

حاشد کے شر کو دفع کرنے کے لئے یا دشمنوں کو ذلیل کرنے کے لئے منگل کے دن زوال کے وقت اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر درجِ ذیل دعا سمیت 41 مرتبہ پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے۔ دعا یہ ہے

کفاك ربك کم یکفیك واکفة اللھم اجب دعوتی ودعاءی

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

۱۲۔خواص بارھواں شعر

یہ شعر کسی بھی دشمن کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے 11 دن تک کسی وقت صرف 70 مرتبہ پڑھیں اور پڑھ کر اس کی جانب یا اس کے گھر کی جانب دم کریں لیکن اس عمل میں ایک شرط یہ ہے کہ وہ دشمن بالکل صریحاً آپ کا دشمنی یقینی ہو، ظالم ہو، محض آپ اپنا غصہ اتارنے کے لئے یہ عمل نہ کریں ورنہ آپ خود مجرم ہوں گے اور گنہگار بھی۔عمل کرنے کے بعد یہ دعا بھی 70 مرتبہ پڑھیں

فنادی فی الظلمات

ان لا الہ الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

۱۳۔خواص تیرھواں شعر

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ میرا دشمن مرجائے، صفحۂ ہستی سے مٹ جائے اسے یہ شعر روزانہ صرف 41 مرتبہ پڑھ کر دشمن کی جانب پھونک ماردینی چاہیے۔اس کے ساتھ ملا کر یہ دعا بھی 41 مرتبہ پڑھیں

یاقاھر ذالبطش الشدید وانت الذی لایطاق انتقامہ

اس عمل کے ساتھ بھی وہی شرط ہے جو بارھویں شعر کے عمل کے ساتھ ہے۔

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

۱۴۔خواص چودھواں شعر

ہر قسم کے بخار، تپ کے لئے عمومی طور سے رات کے وقت بخار ہوجانے والے مریض کے لئے یہ شعر آبِ حیات ہے۔صرف اس شعر کو 41 مرتبہ لکھ کر پلائیں یا پانی پر دم کر کے پلائیں۔بعدازاں ایک بار یہ دعا بھی پڑھیں

قلنا یانار کونی بردا وسلاما علیٰ ابراھیم

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلیٰ تَعَالِیْ

۱۵۔خواص پندرھواں شعر

جو مرض بھی لا علاج ہوگیا ہو، ایسے لا علاج بیماروں کے لئے یہ شعر شفاء ہے، سکونِ دل ہے، یقین شرط ہے۔صرف 171 مرتبہ دم کر کے مریض کو پانی پلائے ان شاءاللہ شفا ہوگی۔شعر پڑھتے وقت ساتھ ساتھ یہ دعا ملالے

یاحی حین لاحیی فی دیمومة ملکه وبقاءہ یاحیی یاقیوم

اوّل وآخر درودِ غوثیہ کی ایک تسبیح پڑھے۔

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

۱۶۔خواص سولھواں شعر

ہر حاجت براری اور پریشانی دور کرنے کے لئے عصر کی نماز کے بعد صرف

100 مرتبہ پڑھے اور اگر باغ وغیرہ ہو یا کھیتی ہو یا کوئی پھل پھول میں ترقی کا خواہش مند ہو، الغرض زراعت کا کوئی بھی مسئلہ ہواس کے لئے یہ شعراسی طرح پانی پر 100 بار پڑھ کر دم کرے اور اپنے باغ کھیت کھلیان وغیرہ میں پانی کا چھڑکاؤ کرے ساتھ یہ دعا بھی پڑھے

کفکافھا ککمین کان من کلکا برحمتك یاارحم الراحمین

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

۱۷۔خواص سترہواں شعر

رزق کی برکت کے لئے اور طالب علموں کے ذہن کی تیزی کے لئے اسی طرح کمپیوٹر کا کام کرنے والوں کے لئے یا سائنس کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے اس قصیدہ مبارک کا یہ شعر تحفہ ہے بلکہ عطیۂ خداوندی ہے۔ظہر کی نماز کے بعد صرف ایک بار یہ شعر اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھیں

تکر کر ککر الکر فی کبدی برحمتك یاارحم الراحمین

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

۱۸۔خواص اٹھارہواں شعر

کسی غائب شدہ شخص کو واپس بلانا ہو یا میاں بیوی کے درمیان تلخی کو کم کر کے محبت اور پیار میں بدلنا ہو تو یہ شعر اپنی مثال آپ ہے۔کسی وقت بھی 1000 بار پڑھیں، ساتھ یہ دعا ملائیں

یحبونھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حب اللہ

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰہُ رَبِّیْ

عَطَانِیْ رِفْعَۃً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

۱۹۔خواص انیسواں شعر

اللہ تعالیٰ کی محبت، خوف وخشیت الٰہی اور حیائے کامل کی صفت اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے صرف 100 مرتبہ روزانہ ورد میں رکھیں، بعد میں یہ دعا پڑھ لیا کریں

یاغیاثی عند کل کربۃ ویامعاذی عند کل حاجۃ یاحافظ

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَاءُ وْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

۲۰۔خواص بیسواں شعر

اس شعر کو ہر حاجت کے لئے رات کو تہجد کے وقت اُٹھے اور 170 بار پڑھے بعد میں یہ دعا بھی کثرت کے ساتھ پڑھے

تحکی مشکشکۃ کلکلك برحمتك یاارحم الراحمین

بِلَادُ اللہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

۲۱۔خواص اکیسواں شعر

جانِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت شریف کے لئے بدھ، جمعرات اور جمعہ تینوں رات تہجد کے وقت اُٹھ کر پہلے درودِ مستغاث 3 بار پھر یہ شعر 1000 بار

پڑھے۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللہِ جَمْعًا

کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالِ

۲۲۔خواص بائیسواں شعر

حضور سیّدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے یہ شعر صرف 111 مرتبہ مرتبہ پڑھ کر 111 مرتبہ ''یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ'' پڑھے۔

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

۲۳۔خواص تیئیسواں شعر

مال چوری ہوجائے یا گم ہوجائے تو گیارہ کنکریوں پر 70 مرتبہ یہ شعر پڑھ کر پھونک مارے اور جس جگہ سے مال گم ہوا ہے وہاں ایک ایک کنکری پھینکتا جائے اور ساتھ ساتھ سورۃ والنازعات پڑھتا جائے ،مولا کریم نے چاہا تو بازیابی ہوگی۔

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَآءَ اللہِ مِثْلِیْ

وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

۲۴۔خواص چوبیسواں شعر

شریعت کے مشکل مسائل کو از بر کرنے کے لئے علم لدنی کو حاصل کرنے کے لئے یہ شعر ایک بہترین وسیلہ ہے۔روزانہ فجر کی نماز کے بعد صرف 11 مرتبہ اس شعر کو 11 بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔بعدازاں اشراق کے نفل پڑھ کر اپنی جگہ سے اُٹھیں۔

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّيَالِیْ كَاللّآلِیْ

۲۵۔خواص پچیسواں شعر

زندگی کا نیک انجام اور عافیت بخیر ہونے کے لئے روزانہ صرف 7 بار یہ شعر پڑھ لیا کریں اور بعد میں 7 مرتبہ "یاارحم الراحمین"

وَكُلُّ وَلِیٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

۲۶۔خواص چھبیسواں شعر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے یہ شعر وسیلہ ہے اور ایک بہتر سے برتر وسیلہ ہے۔آدھی رات کو اُٹھ کر شبِ یکشنبہ (اتوار) ہو، غسل کر کے صرف چادر باندھ لیں، قمیص بھی نہ ہو، سر بھی ننگا ہو۔درودِ غوثیہ شریف 101 بار پڑھ کر 1000 مرتبہ یہ شعر پڑھیں، پھر درودِ غوثیہ 101 مرتبہ پڑھیں اور زیارت کی دعا کیجئے۔کیا کمی ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کرنے میں سبحان اللہ مقدر بننے میں دیر نہیں اگر وہ نظر کرم فرمادیں۔

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

۲۷۔خواص ستائیسواں شعر

دشمنوں کے شر کو زائل کرنے کے لئے اس شعر کو زوال کے وقت پڑھنا چاہیے، اتوار کا دن ہو۔313 مرتبہ شعر پڑھنے کے بعد صرف 13 مرتبہ یہ

دعا پڑھئے

كفاك مابي كفاك الكاف كربته يا كو كبا الفكا

برحمتك يا ارحم الراحمين

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعُ مَقَامِیْ

وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

۲۸۔خواص اٹھائیسواں شعر

سرکارِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے یہ شعر بھی ایک کامل وسیلہ ہے۔

تہجد کی نماز کے بعد 101 مرتبہ پڑھئے۔اس کے بعد یہ دعا 3 بار پڑھیں

اللهم من بيده الارض ويامن بيده مفاتيح السموات والارض

اجب دعوتي ودعاءي بحق محمد وآله واتباعه

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

۲۹۔خواص انتیسواں شعر

یہ زیارتِ غوثِ پاک کے لئے مجرب العمل ہے۔درج بالا طریقے کے مطابق ہی پڑھیں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

ترجمہ: تعجب کی کیا بات ہے اگر بادشاہ فقیروں کو نواز دیں

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

۳۰۔خواص تیسواں اور آخری شعر

شاہِ جیلاں میر میراں حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لئے یہ شعر بھی درجِ بالا طریقے کے مطابق ورد کیا جائے کامل الاثر ہے۔

ضروری نوٹ

قصیدہ غوثیہ شریف کے اکثر نسخوں میں کُل 30 اشعار ہیں البتہ بعض نسخوں میں کچھ کم بھی ہیں اور بعض نسخوں میں کچھ زیادہ بھی ہیں۔فقیر نے قصیدہ غوثیہ کے مجرب الاعمال اور کثیر الاستعمال اور کثیر الروایت اشعار کو ترتیب دے کر اعراب وطریقے سے بیان کر دیا ہے، بہر حال پھر بھی تعداد کی اس کمی بیشی سے کوئی حرج نہیں ہوتا۔ یاد رکھئے کہ سلطان العین حق باہو رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان یہ ہے کہ

''غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کا صرف نامِ نامی ہی کافی ہے''

غوثِ اعظم کا مرید اور اس کا مرتبہ

چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اعتقاد اور اخلاص سے یہ کہے ''یَاشَیْخَ عَبْدَالْقَادِرِ شَیْئًا لِلّٰہِ حَاضِرْ شُوْ'' (اے شیخ عبدالقادر اللہ کے واسطے مدد کیجیے ،حاضر ہو جائیے ۔)اور تین مرتبہ پہلے کلمہ ''لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی ضرب دل پر لگائے اور دل میں کہے تو آپ میں فوراً موجود ہوں گے اور اس کا کام سرانجام دیں گے۔

اس لئے قصیدہ غوثیہ کے جو اشعار بھی ہیں سب کے سب بابرکت ہیں، کرم

ہی کرم ہیں۔

لیجئے اب درود غوثیہ شریف باترجمہ درج کیا جاتا ہے، یاد کرکے دل کی روشنی میں اضافہ کیجئے

درودِ غوثیہ شریف

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ سیدنا محمد معدن الجود والکرم والعلم والحلم وبارك وسلم

تفصیلی ترجمہ

اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کی آل پر وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جوکہ سردار ہیں، سخاوت کے خزانہ ہیں، کرم کا معدن ہیں، علم کی کان ہیں، حلم اور بُردباری کے مخزن ہیں، حکمتوں کی جنت ہیں اور برکت بھیج اوران پر سلام پیش فرما۔

نوٹ : درودِ غوثیہ کے الفاظ بھی مختلف طریقے سے منقول ہیں، آپ اس میں نہ گھبرائیں جو بھی پڑھیں گے وہی حق ہے البتہ زیادہ صحیح اور درست وہی ہے جو اعلیٰ حضرت بریلوی رضی اللہ عنہ نے ''الوظیفة الکریمه''میں درج فرمایا ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم (اُویسی غفرلہ)

ہرمشکل حل

حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے قصیدہ غوثیہ کی طرح ''صلوٰۃ الاسرار'' اورآپ کی ہر ماہ گیارھویں شریف کی نیاز ہر مشکل حل کا بہترین وظیفہ وعمل ہے۔ یہاں تک کہ فقیر نے پھانسی پر لٹکانے جانے والے مجرموں کو اس کے ورد سے نجات پاتے

دیکھا اور گیارہویں کرنے والے تنگدستوں کو فراخ دست پایا ہے۔

صلوۃ غوثیہ

حاجت براری کے لئے ایک مجرب نماز صلوٰۃ الاسرار یعنی نمازِ غوثیہ ہے جو امام ابوالحسن نورالدین اور ملاعلی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی حضور سیّدنا غوثِ اعظم (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں جس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نمازِ مغرب سنتیں پڑھ کر دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ الحمد شریف کے بعد ہر رکعت میں قل ھو اللہ شریف (۱۱ بار) پڑھے اور سلام کے بعد اللہ کی ثناء کرے پھر ۱۱ بار درود شریف پڑھے اس کے بعد ۱۱ بار یہ کہے۔

يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا نَبِيَّ اللهِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَاءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ۔

پھر عراق کی جانب گیارہ (۱۱) قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے:

يَا غَوْثَ الثَّقَلَيْنِ وَيَا كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ اَغِثْنِيْ وَامْدُدْنِيْ فِيْ قَضَآءِ حَاجَتِيْ يَا قَاضِيَ الْحَاجَات

پھر حضور کے توسل سے اللہ عزوجل سے دعا کرے۔[۳۳] ان شاء اللہ تعالیٰ حاجت پوری ہوگی۔ یہ کامل ہے، مجرب ہے، نافع ہے، رافع ہے، شافع ہے۔ سبحان اللہ

(۳۳) ترجمہ: اے جن وانس کے فریادرس! اور اے دونوں طرف (ماں باپ) سے بزرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجئے میری حاجت پوری ہونے میں اے حاجتوں کو پورا کرنے والے۔

(بحوالہ بہارِ شریعت حصہ چہارم، صلوٰۃ الاسرار)

گیارھویں شریف

حضرت علامہ محقق عبدالحق محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۰۵۲ھ فرماتے ہیں ہم نے اپنے سردار، امام وعارفِ کامل شیخ عبدالوہاب قادری متقی قدِّس سِرُّہٗ کو حضرت غوثِ اعظم کے یومِ عرس (گیارھویں شریف) کی محافظت و پابندی فرماتے ہوئے دیکھا علاوہ ازیں ہمارے شہروں میں ہمارے دیگر مشائخ کے نزدیک بھی گیارھویں مشہور ومتعارف ہے۔ (ماثبت بالسنۃ صفحہ ۲۴۲)(۳۴)

یہی شیخ محقق فرماتے ہیں کہ شیخ امان پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ گروہِ اولیاء میں مرتبہ بلند و پایۂ ارجمند رکھتے تھے۔ ربیع الآخر کی دس تاریخ (گیارھویں شب) کو حضرت غوثُ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس کرتے تھے۔ (اخبارالاخیار)(۳۵)

سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے استاد اور ''نورالانوار'' کے مصنف حضرت ملاجیون رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے ملا محمد اپنی کتاب ''وجیز الصراط'' کے صفحہ ۸۲ پر فرماتے ہیں کہ دیگر مشائخ کا عرس شریف تو سال کے بعد ہوتا ہے لیکن حضرت غوثُ الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ امتیازی شان ہے کہ بزرگانِ دین نے آپ کا عرس مبارک (گیارھویں شریف) ہر مہینہ مقرر فرمادیا ہے۔(۳۶)

---

(۳۴) ماثبت بالسُّنّۃ (عربی مع ترجمہ) ذکر شہر ربیع الآخر صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ مجتبائی دہلی

(۳۵) اخبارالاخیار فارسی ذکر شیخ امان پانی پتی صفحہ ۲۳۱ مطبع ہاشمی ومجتبائی دہلی

(۳۶) وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط، مسئلہ ۹ دربیان عرس حضرت غوث الثقلین، صفحہ ۸۲، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لوہارمنڈی لاہور

ازالۂ وھم:(صلوٰۃ غوثیہ اور گیارہویں شریف)اس کے منکرین کی باتوں کی طرف دھیان نہ دیں، ہاں ان کے انکار کے علمی جوابات کے لئے فقیر کی دو تصانیف پڑھیں

(۱) گیارہویں شریف کا ثبوت (۲) صلوٰۃ غوثیہ کا ثبوت

فائدہ: قصیدۂ غوثیہ کی عربی عبارات کے جوابات کے لئے امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ کا رسالہ ''الزمة القمرية فى الذب عن الخمرية'' (قصیدہ خمریہ کی دفاع کے سلسلے میں چمکتی چاندنی) پڑھیے۔

نیز مخالفین یہ بھی کہتے ہیں کہ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی یہ دعا دعوے ہی ہیں کیونکہ یہ تمام دعوے خدائی صفات پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ مخالفین کی اولیاء دشمنی کا ثبوت ہے۔اس لئے کہ جب انہیں یہ تسلیم ہے کہ کراماتِ اولیاء حق تو پھر انکار کیوں؟ان کے ان اعتراضات کو فقیر نے اپنی کتاب ''شرح قصیدہ غوثیہ'' میں لکھ کر مفصل جوابات دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی بندۂ خدا کو اس کی اشاعت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔آمین

فقط

مدینے کا بھکاری

ھذا آخر رقم الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

۲۶ جمادی الاوّل ۱۴۱۸ھ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۹۷ء

بروز سوموار (پیر شریف) قبل از نمازِ عصر

سہانی گھڑی

لیجئے اب آپ عربی قصیدہ غوثیہ کامل کا مطالعہ فرمایئے۔آپ کی روح مسرور ہوجائے گی۔ان شاءاللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قصیدہ غوثیہ مع منظوم ترجمہ

سَقَانِیۡ الۡحُبُّ کَاۡسَاتِ الۡوِصَالِ
فَقُلۡتُ لِخَمۡرَتِیۡ نَحۡوِیۡ تَعَالِیۡ

عشق نے مجھ کو پلائی وصلِ دلبر کی شراب
تب کہا میں نے یہ مئے سے آمری جانب شتاب

سَعَتۡ وَمَشَتۡ لِنَحۡوِیۡ فِیۡ کُؤُسٍ
فَهِمۡتُ بِسُکۡرَتِیۡ بَیۡنَ الۡمَوَالِیۡ

دوڑ کر آئی میری جانب پیالوں میں بھری
کرگئی سب دوستوں میں اثر مستی میری

فَقُلۡتُ لِسَآئِرِ الۡاَقۡطَابِ لُمُّوۡا
بِحَالِیۡ وَادۡخُلُوۡا اَنۡتُمۡ رِجَالِیۡ

پس کہا میں نے یہ سب قطبوں سے آؤ سب کے سب
اور مریدوں میں مرے ہوجاؤ داخل جلد اب

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

کرکے ہمت سب پیو لشکر ہو میرا تم تمام
دے رہا ہے قوم کا ساقی مجھے بھر بھر کے جام

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِیْ
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

مست جب میں ہولیا تم نے میرا جھوٹا پیا
میرے قرب و شان کوہو کب پہنچ سکتے بھلا

مَقَامُكُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰكِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَكُمْ مَّازَالَ عَالِیْ

شک نہیں اس میں ہے عالی تمہارا مرتبہ
پر میرا تم سب سے بڑھ کر ہے ہمیشہ مرتبہ

اَنَافِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِيْبِ وَحْدِیْ
يُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

منزلِ قربِ الٰہی میں ہوں میں یکتا کمال
ہوں ترقی پر سدا کافی ہے مجھ کو ذوالجلال

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیَ مِثَالِیْ

باز سب شیخوں پر ہوں اُونچی میری پرواز ہے
مجھ سی ہے کس پر عطا مجھ کو خدا پر ناز ہے

كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْكَمَالِ

جس پر گلکاری اولوالعزمی وہ خلعت دے
اور کمالیت کا اس نے تاج سر پر رکھ دیا

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

اور قدیمی راز پر اپنے مجھے محرم کیا
ہار پہنایا مجھے عزت کا اور سب کچھ دیا

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالٍ

مجھ کو سب قطبوں پر اس نے کردیا ہے حکمراں
ساری خلقت پر ہے ہر دم حکم اب میرا رَواں

فَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

چھینک دوں دریا کے اندر بھید کو اپنے اگر
خشک ہو دم میں رہے پانی نہ اس میں بوند بھر

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

بھید کو اپنے پہاڑوں پر اگر ڈالوں کہیں
ریزہ ریزہ ہو کے جائیں چھپ وہ ریتے میں کہیں

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

چھینک دوں اگر راز کو اپنے کبھی آگ میں
سِرّ کی تاثیر سے ٹھنڈی وہیں ہو سر بسر

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

چھینک دوں مُردوں کے اوپر بھید کو اپنے اگر
اُٹھ کھڑا ہو قدرت خلّاق سے وہ جلدتر

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْدُهُوْرٌ
تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَالِیْ

نہیں ہوتا بسر کوئی مہینہ یا زماں
جب تلک مجھ سے اجازت نہ لے وہ آکر یہاں

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَأْتِیْ وَیَجْرِیْ
وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

جو گزرتا ہے جہاں میں اس پہ دیویں اطلاع
سب خبر ہوتی ہے مجھ کو چھوڑ دے یکسر نزاع

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّیْ
وَافْعَلْ مَاتَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

چین کر خوش رہ میرے طالب تجھے پرواہ ہے کیا
کر جو تیرے جی میں آئے اسم ہے عالی میرا

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

طالب مت ڈر کہ اللہ ہے میرا پروردگار
جس نے مجھ کو دی ہے رفعت اور کیا عالی وقار

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ
وَشَاءُ وْسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ

آسمانوں اور زمین پر میرے نقارے بجے
اور نقیبانِ سعادت چلتے ہیں آگے میرے

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ
وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ملکِ حق ہے ملک میرا اس پہ سب قبضہ میرا
دل سے پہلے وقت میرا صاف حق نے کردیا

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰی حُكْمِ اتِّصَالٖ

شرق سے لے کر غرب تک دیکھا سبھی ملکِ خدا
مجھ کو سب معلوم مثل دانۂ خر دل ہوا

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

پڑھ کے میں علم طریقت ہوگیا قطبِ زماں
ہے سعادت پر مجھے پہنچایا حق نے بے گماں

فَمَنْ فِیْ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ مِثْلِیْ
وَمَنْ فِی الْعِلْمِ وَالتَّصْرِیْفِ حَالِیْ

اولیاء اللہ میں رتبہ مجھ سا ہے کس کوملا
کون ہے پہنچا میرے علم اور رتبہ کو بھلا

رِجَالِیْ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ
وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللّآلِیْ

گرمیوں میں رکھتے ہیں روزے میرے طالب مدام
ہیں اندھیری رات میں تاباں وہ چوں ماہِ تمام

وَکُلُّ وَلِیٍّ لَّهُ قَدَمٌ وَّاِنِّیْ
عَلٰی قَدَمِ النَّبِیِّ بَدْرِ الْکَمَالِ

چلتے ہیں سارے ولی اپنی اپنی چال ہر
ہے قدم میرا فقط برسنتِ خیر البشر

مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشِ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ڈر مخالف شے ہر گز میرے طالب ذی نہار
ہوں دلاور اور قوی بیشک بوقتِ کارزار

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ہوں میں اولادِ حَسن سے اور میرا مخدرع ہے جا
سارے ولیوں کی ہے گردن پر قدم بیشک میرا

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحْیُّ الدِّیْنِ لَقَبِیْ
وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَأْسِ الْجِبَالِ

ہے وطن گیلاں سب کہتے ہیں محی الدین مجھے
ہیں پہاڑوں پر میرے اقبال کے جھنڈے گڑے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْھُوْرُ اِسْمِیْ
وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

نام ہے مشہور عبدالقادر عالم میں میرا
صاحبِ عین الکمالی ہے میرا نانا ہوا

حرفِ عقیدت

اپنے ربط سے فقروں کے ساتھ فقیر گدائے اُویسی پیر سیّد عارف شاہ عرض کرتا ہے کہ ہمارے آستانہ شریف کے ایک مخلص مرید جناب محمد دلپذیر نعیم صاحب ایک شاعر بھی ہیں اور عاشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی ہیں۔ میں جب ان کا کلام پڑھتا ہوں تو مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں علامہ اقبال کے کسی فیض یافتہ کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کرتے ہیں

بے بصر کو شعور دیتا ہے
گھپ اندھیروں کو نور دیتا ہے
شام ڈھلتی ہے حکم سے اس کے
صبح نور کو ظہور دیتا ہے
حسن دیتا ہے فکر انسان کو
ذکر اس کا سرور دیتا ہے
اس کے در سے نعیم جو مانگو
وہ خدا ہے ضرور دیتا ہے

بلا شبہ اور مکمل یقین کے ساتھ میں یہ حرف عقیدت تحریر کر رہا ہوں کہ ''وہ خدا ہے ضرور دیتا ہے'' دلپذیر نعیم صاحب کے ہم آواز ہو کر مجھے کہنے دیجئے کہ حضرت قبلہ محمد رضا فریدی صاحب نے اپنے مولا سے جو مانگا اُن کو ضرور ملا اور اسی طرح فیض الملت والدین علامہ قبلہ اُویسی زید مجدہم نے بھی اپنے مولا سے جو مانگا اُنہیں ضرور ملا۔

قبلہ اُویسی صاحب نے دعا فرمائی ہوگی کہ اے مولا میرے قلم کو ذکر انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے لئے وقف کردے، دعا پوری ہو کر رہی اور قبلہ اُویسی صاحب نے التجا کی ہوگی کہ اے مولائے قدوس میری رقم کو ذکر انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے لئے وقف کردے، یہ دعا بھی پوری ہوکر رہی۔

ہمارا فرض

اب یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم قلم ورقم کی اس پُرخلوص تمنا کی لاج نبھاتے ہوئے اپنے علم وفہم کی جھولی میں یہ موتی ڈالتے جائیں، سنبھالتے جائیں۔

دعا اسی کو ملتی ہے خلوصِ قلب کی عارف
جلا کے رکھ دے چراغ جو کارواں کے لئے

قبلہ اُویسی صاحب کی سینکڑوں تصانیف ایسی ہیں جو کسی صاحبِ دل صاحبِ رقم کا انتظار کررہی ہیں۔اس دور میں اعلیٰ حضرت کی یاد تازہ ہوگی کہ ہزاروں تصانیف کا مصنف اہلسنّت کو پھر کم وبیش ایک صدی کے بعد ملا ہے۔

جاگو جاگو

غیرلوگوں کے معلق یہ مصدقہ خبر ہے کہ فقط کویت کے ملک سے پاکستانی ڈیڑھ ارب روپے کے قریب خطیر رقم گستاخانِ رسول کو دی جاتی ہے۔سعودیہ اور دیگر امداد اس کے علاوہ ہے۔

خدا کے لئے اے مالدار عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری دردمندانہ التجا ہے کہ اپنا مال ودولت تعمیری کاموں میں صرف کرو، مدرسے بناؤ، درسگاہیں تعمیر کرو، اہلِ

قلم واہلِ علم کی خوب ہمت افزائی کرو، علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرو۔

آپ کا ایک روپیہ تعمیری کام میں اگر لگ جائے گا تو وہ غیروں کے سو روپے سے بڑھ کر ہوگا۔

اعلیٰ حضرت سرکار مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا پتے کی بات کہی

واَحسرتا

اہل سنت بہر قوالی و عرس
دیوبندی بہر تصنیفات و درس
خرچ سنی بر قبور و خانقاہ
خرچ نجدی بر علوم و درسگاہ

(دیوانِ سالک، صفحہ ۴۵، ناشر نعیمی کتب خانہ)

امدادِ غیبی

مصنفِ اعظم اہلسنّت وجماعت حضرت قبلہ علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب زید مجدہم کے اوپر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی عنایت ہے اور یہ خاص امدادِ غیبی ہے کہ بغیر کسی شہرت کے، بغیر کسی فوٹو بازی یا اخباری اشتہاری پبلسٹی کے سینکڑوں کتابیں شائع ہوچکی ہیں اور وہ عقیدہ اور ایمان کی دنیا میں خوشبو پھیلا چکی ہیں۔

چونکہ ہزاروں کی تعداد میں کتابیں لکھی ہیں لہٰذا ابھی سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں طبع ہونے کے لئے منتظر ہیں۔

اہلسنّت کے امراء اور غافل لوگوں کو جاگ جانا چاہیے، دن رات ایک

کر کے اس مہم میں شریک ہوجانا چاہیے، جس میں قبلہ فریدی صاحب مصروف ہیں

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسم محمد سے اُجالا کردے

والسلام

مسکین پیر سیّد محمد عارف شاہ اُویسی

جامع مسجد اقصیٰ، سیکٹر ۵۔سی۔۲

بلال ٹاؤن، نارتھ کراچی

۱۸۔۱۰۔۱۹۹۸